اعمالِ عاشورہ

اور

حیرت انگیز واقعات

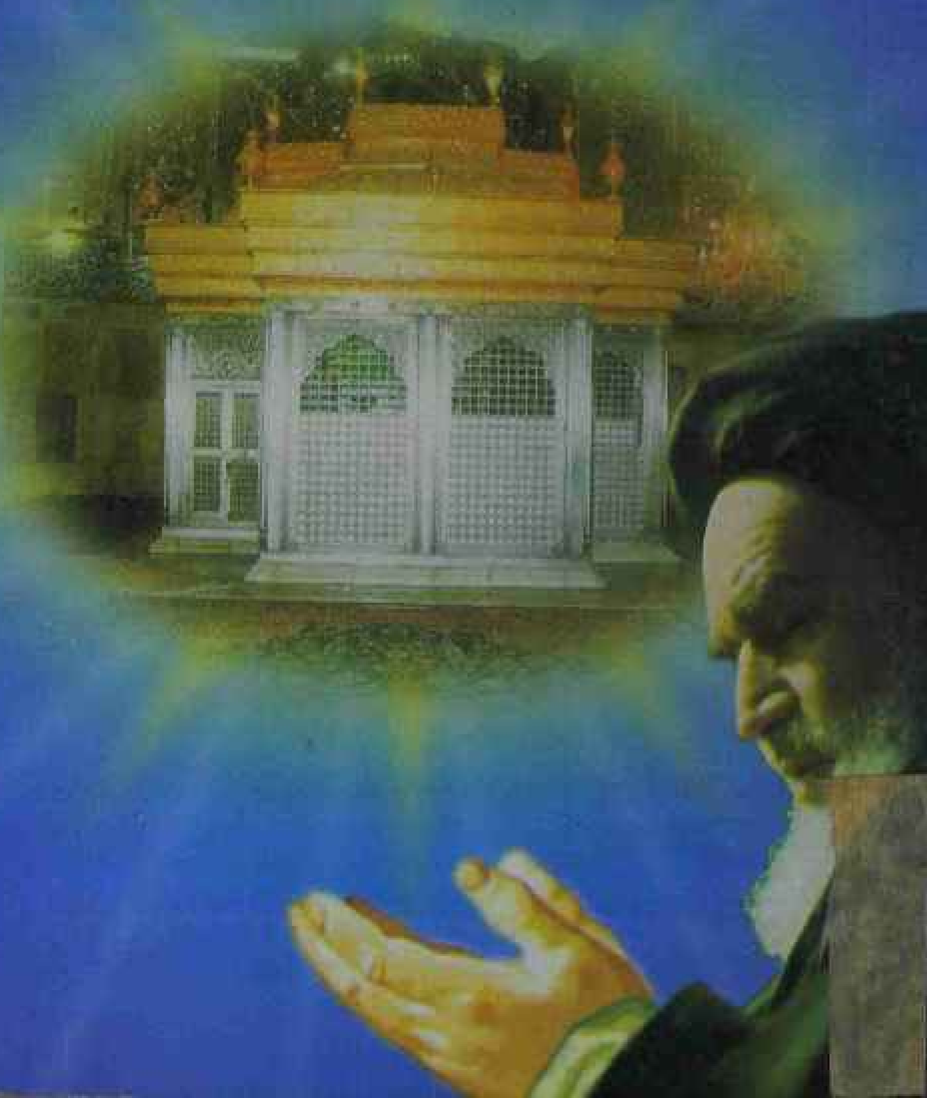

قاری پبلیکیشنز

کراچی، پاکستان

قاری

پبلیکیشنز

کراچی، پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب:	اعمال عاشورہ اور حیرت انگیز واقعات
مؤلف:	سید علی موحد ابطحی اصفہانی
مترجم:	عمران حسین
اصلاح نظر ثانی پیشکش:	حسین مسعودی
پروفیںگ و ترتیب:	سید۔ فراز حسین رضوی
کمپوزنگ و پرنٹنگ	الاطہر کمپوزر
ناشر:	قاری پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان
پہلا ایڈیشن	اربعین امام حسینؑ ۱۴۲۳ھ بمطابق مئی ۲۰۰۲ء
دوسرا ایڈیشن	جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ستمبر ۲۰۰۲ء

ملنے کا پتہ:

پی او بکس 2335 کراچی پاکستان

فون نمبر 6603982-6378027-6808027

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ)

(سورۂ یوسف آیت ۳)

ارشاد امام حسینؑ

لوگ دنیا کے بندے ہیں اور دین صرف
ان کی زبانوں پر چڑھا ہوا ہے
جب تک ان کے منافع محفوظ رہتے
ہیں دین کا نام لیتے رہتے ہیں۔
اس کے بعد جب بلاؤں
کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں تو
دینداروں کی تعداد خود بخود کم ہو جاتی ہے۔

مدینہ سے کربلا روانگی کی رات قبر رسولؐ پر امام حسینؑ کی حاضری کے وقت کی گفتگو

پروردگار یہ تیرے نبیؐ کی قبر ہے اور میں تیرے نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا ہوں جو مسئلہ میرے سامنے ہے تو اس سے واقف ہے۔ پروردگار میں امر بالمعروف کو پسند کرتا ہوں اور منکر سے نفرت کرتا ہوں اور میں اس قبر اور صاحب قبر کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اے صاحب جلال و کرم! کہ میرے لئے وہی پسند فرما جس میں تیری اور تیرے رسولؐ کی رضا ہو۔

امام حسینؑ کا محمد حنفیہ کو مقصد کربلا بیان کرنا

''دستور کربلا''

بہ تحقیق حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بندے ہیں اور رسولؐ ہیں وہ حق کی طرف سے حق لے کر آئے ہیں اور جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ ہر انسان کو قبروں سے اٹھانے والا ہے، میرا خروج حکومت حاصل کرنے کے لئے نہیں تو سیع پسندانہ نہیں اس سے ظلم و فساد پھیلانا مقصود نہیں ہے بلکہ میں اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کر رہا ہوں۔ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے نانا رسولؐ اللہ اور اپنے بابا علی ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر عمل پیرا ہوں۔

فہرستِ کتاب

حصہ اوّل

عرض ناشر ---------------- ۸
مقدمہ ---------------- ۱۰
زیارت عاشورہ اور وبائی بیماری سے نجات ---------------- ۱۳
مصیبت سے چھٹکارا ---------------- ۱۵
زیارت عاشورہ اور کشادگیٔ رزق ---------------- ۱۶
روزانہ زیارت عاشورہ نہ پڑھنے کا افسوس ---------------- ۱۷
آیت اللہ قوچانی کی آپ بیتی ---------------- ۱۸
آیت اللہ قوچانی کی ایک اور حکایت ---------------- ۲۱
شیخ مشکورؒ اور میرزا ابراہیم محلاتیؒ ---------------- ۲۳
امام زمانہؑ اور زیارت عاشورہ کی تاکید ---------------- ۲۶
امام زمانہ کی نیابت میں زیارت عاشورہ پڑھنا ---------------- ۳۲
شیخ کبیر کو زیارت عاشورہ کی ہدایت ---------------- ۳۳
عذابِ قبر سے نجات اور امام حسین علیہ السلام ---------------- ۳۴
زیارت عاشورہ اور غیبی مدد ---------------- ۳۷
زیارت عاشورہ اور غیبی امور سے آگاہی ---------------- ۳۹
زیارت عاشورہ پڑھنے کا غیبی انتظام ---------------- ۴۰
نذرِ زیارت عاشورہ کی یاددہانی ---------------- ۴۱
بے اولادی سے نجات ---------------- ۴۳

زیارت عاشورہ نے ناممکن کو ممکن بنا دیا ---------------- ۴۴
مصیبت کی پیشین گوئی ---------------- ۴۶
زیارت عاشورہ نہ پڑھنے کی اطلاع ---------------- ۴۷
زیارت عاشورہ اور آغا بروجردیؒ کی روح ---------------- ۴۹
زیارت عاشورہ اور حالات کی درستگی ---------------- ۵۰
سید ابرقوی اور ایک مریض کی صحت یابی ---------------- ۵۲
سچا خواب اور زیارت عاشورہ پڑھنے کی اہمیت ---------------- ۵۳
علامہ امینی مؤلف کتاب الغدیر کی وصیت ---------------- ۵۵
زیارت عاشورہ کی تاکید ---------------- ۵۷
شیخ غروی کی آخری خواہش ---------------- ۵۹
زیارت عاشورہ اور ازدواج ---------------- ۶۰
ایک مومنہ، اس کے پڑوسی اور زیارت عاشورہ ---------------- ۶۲
زیارت عاشورہ اور چند مشکلات کا حل ---------------- ۶۵
موت کے بعد کے حالات سے آگہی ---------------- ۶۸
چوری شدہ حصص (Shares) کی واپسی ---------------- ۶۹
جنت میں ہم نشینی اور زیارت عاشورہ ---------------- ۷۱
مہلک بیماری سے نجات ---------------- ۷۲
زیارت عاشورہ کے متعلق ایک غلط فہمی دور ---------------- ۷۳
آیت اللہ عبدالنبی اراکیؒ سے مروی حکایت ---------------- ۷۷
مہنگائی سے نجات اور مینہ برسنا ---------------- ۷۹
علم کیمیا کے لئے زیارت عاشورہ کا ورد ---------------- ۸۱

آیت اللہ بہجت کا فرمان ---------------- ۸۳
حل مشکلات کے لئے ایک خواب دیکھا ---------------- ۸۷
ایک معزز شخص کا بے عزت ہونے سے بچ جانا ---------------- ۸۹
پروف ریڈر اور شفائے چشم ---------------- ۹۲
شوہر کی واپسی ---------------- ۹۳
خواب میں زیارت عاشورہ کا حفظ کرنا ---------------- ۱۰۰
ارواح کا بہترین زادِ راہ کے متعلق خبر دینا ---------------- ۱۰۱
مرحوم کا سایہ اور ایک اطلاع ---------------- ۱۰۲
آیت اللہ بہجت اور شیخ انصاریؒ ---------------- ۱۰۴

حصہ دوم

فضیلت و ثواب اعمال عاشورہ ---------------- ۱۰۵
اعمال عاشورہ کا طریقہ ---------------- ۱۰۶
زیارتِ عاشورہ ---------------- ۱۰۷
دشمنان اہلبیتؑ پر لعنت ---------------- ۱۱۸
شہیداء کربلا پر سلام ---------------- ۱۱۹
دعائے سجدہ ---------------- ۱۲۰
دعائے علقمہ ---------------- ۱۲۶
روز عاشورہ کی زیارت تعزیت ---------------- ۱۴۱
دعائے امام حسینؑ (روز عاشورہ) ---------------- ۱۵۰

عرض ناشر

اس مادی ترقیاتی دور میں جب انسانی، اخلاقی اور اسلامی اقدار رو بہ زوال ہیں، خدا اور انسان کے ربط کی بات کرنا، عوام الناس کو اس مقدس رشتے سے متعارف و روشناس کرانا اور پھر خدا پرستی کی طرف عملاً مائل کرنا یہی وہ اہداف ہیں جن کی جانب قاری پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان ۱۴۱۱ ہجری سے رواں دواں ہے ان اہداف کے حصول کیلئے ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی نظریات و معارف کے ادراک اور قارئین کے علمی، دینی اور روحانی ذوق کی تسکین اور انسانوں کی دنیاوی اور اخروی مشکلات کے حل کیلئے مستند تبلیغات جاری کرتے رہیں۔ اعمالِ عاشورہ اور حیرت انگیز واقعات بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اعمالِ عاشورہ اور حیرت انگیز واقعات کا پہلا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کی طباعت کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی روزمرہ پیش آنے والی مشکلات کے حل کے لئے ایک ایسے راستے اور وظیفہ کی نشاندہی کی جائے جس کے ذریعے لوگ پریشان ہونے کے بجائے اپنی مشکلات کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے خاص بندوں کے توسل کے ذریعے اور اسمیں بھی روز عاشورہ، کربلا اور امام حسینؑ انکے انصار و اصحاب اس واقعہ کے واسطے سے کہ جو تمام انبیا اور اولیاء کا نچوڑ ہے جو بنائے لا اللہ کی بنیاد بن گیا ہے، اور جو

منفرد اور حیرت انگیز شہادتوں کا میدان ہے اسے لوگوں کو خدائے بزرگ کی بارگاہ میں اپنا توسل قرار دیتے ہوئے، اپنے اندر وہ جذبہ پیدا کیا جائے اور ان کے راستے پر چلنے کیلئے اپنے آپ کو تیار اور آمادہ کیا جائے، اور اپنی دنیاوی اور اخروی مشکلات کو خداوند کریم سے حل کروایا جائے۔

ہم دعا گو ہیں کہ یہ کتاب آپ کیلئے مفید ثابت ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ ہم آپ کی آراء کے منتظر ہیں کہ آیا آپ نے بھی اس کتاب سے کہاں تک فائدہ اٹھایا۔

ناشر

مقدمہ

یہ کتاب ''اعمالِ عاشورہ اور حیرت انگیز واقعات'' اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ آج کے دور میں دکھی، حیران و پریشان انسانیت سے بہت نزدیک ہے کیونکہ اس کتاب کا موضوع ہر خاص و عام ہر مرد و زن ہر بوڑھے و بچے کی ضرورت اور ہر ایک کے لئے یکساں مفید اور فائدہ مند ہے۔ اس لئے جس دن انسان اس دنیا میں آتا ہے اس وقت سے لے کر آخری سانس کی گھڑی تک سوچ و فکر اور ذہن میں خواہشات کا انبار لئے ہوتا ہے اور اس کے حصول کے لئے مختلف طریقے اور حربے بروے کار بھی لاتا ہے۔

کتاب اعمالِ عاشورہ اور حیرت انگیز واقعات بھی حصول خواہشات کے لئے بہترین ڈھنگ اور سلیقہ کی طرف رہنمائی کرنے اور سکھانے والی کتاب ہے۔ اسی انفرادیت اور افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ قاری اکادمی اینڈ ریلیجیس انسٹیٹوٹ نے فیصلہ کیا کہ جلد از جلد قاری پبلیکشنز کی جانب سے اسے چھاپ کر اس کے فیض بے کراں کو مسلمین میں عام کیا جائے۔

اس کتاب کے ترجمے انتخاب کی وجہ تو بلکل واضح اور روشن ہے۔ کہ وہ امام حسینؑ جو ہدایت کا مینارہ ہیں وہ کربلا و عاشورہ، جو بنائے لا الہ ہے، جو تمام انبیاء کے وارث ہے جو نجات کی کشتی ہے جو شریعت محمدیؐ کی محافظ ہے، جو انسانیت کی معراج ہے، جو قربانیوں کی انتہا ہے جو صبر و رضا کا کمال ہے، جو عبادت کی پہچان ہے، جو حق کی آواز ہے جو ظلم کا قبرستان ہے جو حقانیت کی

آزادی ہے، جو خاکِ شفاء ہے، جسکا چپہ چپہ معلٰی ہے، جو جنت کی خوشبو ہے جو اللہ کی آن ہے، رسول کی مان ہے علی کی پہچان ہے، فاطمہ کی ارمان ہے۔ بس یوں سمجھیں کہ حصول رضائے لم یزال کا راستہ ہے یا آسان اور سادہ لفظوں میں بقول فرزند رسول امام جعفر صادق علیہ السلام "کُلُّ یَوْمٍ عَاشُوْرَہ کُلُّ اَرْضٍ کَرْبَلا" کہ ہر روز ہے روز عاشورہ ہر زمین ہے زمین کرب وبلا جب ایسا ہے تو پھر انسان کو کربلا کا سپاہی اور مجاہد بھی بننا چاہیے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان سب سے پہلے کربلا کو جانے اور پہچانے پھر ان سے دوستی کرے اور ان کے حوصلے اور جذبے کو اپنے اندر پیدا کرے اور اس لئے ضروری ہے کہ ہر روز کربلا اور عاشورہ کو یاد کرے اور اس کے لئے سب سے بہتر طریقہ اعمال عاشورہ کا انجام دینا ہے۔

بس چونکہ اس کتاب کا ایک حصہ طریقہ اعمال عاشورہ اور دوسرا حصہ ان لوگوں کے واقعات پر مشتمل ہے جنہوں نے اعمال عاشورہ کے ذریعے دنیا اور آخرت کی بہت ساری مشکلات کو دور کرالیا اور بہت سارے بہترین فوائد و تحائف دنیا و آخرت میں حاصل کیے لہٰذا یہاں میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک واقعہ جو کہ خود میرے اپنے گھر سے متعلق ہے نقل کروں کہ خود ہمارے والد گرامی جناب محترم مسعود حسین صاحب سے **1954**ء میں یعنی آج سے **48** سال پہلے قبلہ وکعبہ مولانا محمد مصطفٰی جوہر صاحب اعلی اللہ مقامہ نے اعمال عاشورہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے مشکلات کے حل اور وسعتِ رزق کے لئے

ہر روز اعمال عاشورہ بلا ناغہ وقت چاشت (سورج نکلنے کے بعد جب اس کی روشنی کی کرنیں زمین پر پڑنے لگیں) میں انجام دو کی نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ یاد رکھو جو شخص روزانہ اعمال عاشورہ بجالائے اسکی حادثاتی موت نہ ہوگی اور رزق کبھی بند نہ ہوگا۔ بس اس دن سے یہ بات والد صاحب نے گرہ سے باندھ لی۔ اور آج تک اس اعمال کو تقریباً بلا ناغہ بجالا رہے ہیں۔ اور جو لوگ ان کی زندگی سے واقف ہیں ان کے خیال میں کسی واقعے کا پیش نہ آنا حیرت انگیز بات ہے: وہ لوگ اور خود والد صاحب کا کہنا ہے کہ یہ سچ ہے کہ انہیں کبھی کوئی بڑا حادثہ پیش نہیں آیا اور یہ اعمال عاشورہ ہی کی بدولت ہے اور کبھی خالی ہاتھ نہیں رہا۔

لہٰذا میرا اعمال عاشورہ کے فوائد کے حوالے سے ذاتی مشاہدہ ہے اس لئے میرے خیال میں تو آج کے دور کے ہر انسان کے لئے اور مسلمانوں کی زبوں حالی سے نجات اور اتحاد و اتفاق کے لئے اور بالخصوص ملت جعفریہ کو پاکستان میں درپیش مشکلات اور خاص کر جان و مال، عزت و آبرو اور مساجد و امام بارگاہوں کی حفاظت کے حوالے سے اعمال عاشورہ کے وظیفے کو جاری رکھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ پاکستان کی یہ مشکل در اہل بیتؑ سے متمسک ہونے سے حل ہو جائے گی۔

مدیر ادارہ

محمد حسین مسعودی

﴿پہلی حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور وبائی بیماری سے نجات

مرحوم آیت اللہ الحاج شیخ عبدالکریم حائری اعلی اللہ مقامہ نے فرمایا: جس زمانے ہم میں سامرّا میں تحصیل علوم کیلئے مصروف تھے اس شہر کے باسی کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو گئے اور روزانہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد اس بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے لگی۔ ایک دن میں اپنے استاد محترم مرحوم سید فشارکی اعلی اللہ مقامہ کے مکان پر تھا کہ صاحبانِ علم کا ایک گروہ ان کے ہاں حاضر ہوا اور ناگہاں مرحوم آقائے محمد تقی شیرازیؒ بھی تشریف لے آئے۔ ان کا علمی مقام آیت اللہ فشارکی جتنا تھا اور ان کی گفتگو کا رخ وبا و طاعون ہی کی طرف تھا کہ جس کی وجہ سے روزانہ بہت سارے لوگ موت کا شکار ہو رہے تھے۔

مرحوم آیت اللہ فشارکیؒ نے فرمایا ''اگر میں کوئی حکم صادر کروں تو کیا آپ لوگ اس پر عمل کریں گے؟'' پھر فرمایا ''کیا آپ لوگ قبول کرتے ہیں کہ میں ایک جامع الشرائط مجتہد ہوں؟'' حاضرین کہنے لگے ''جی ہاں بالکل ایسا ہی ہے!'' تو آپ نے فرمایا ''میں سامرا میں بسنے والے شیعوں کو حکم دیتا ہوں کہ دس روز تک زیارت عاشورہ ضرور پڑھیں

اور اس کا ثواب جناب نرجس خاتون (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدۂ ماجدہ) کو ہدیہ کریں اور اس طرح سے امام زمانہؑ (عج) کے ہاں اُن کو وسیلہ بنائیں تاکہ وہ ہماری اجابت کو پہنچیں۔ نیز جو اس عمل کو انجام دے میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ پھر وہ اس بیماری اور وبا کا شکار ہرگز نہ ہوگا۔

اور پھر شیخ حائریؒ فرماتے ہیں: جب یہ حکم صادر ہوا تو چونکہ اس وقت شہر کے حالات انتہائی نازک اور خوفناک تھے لہٰذا سامرا میں مقیم تمام شیعہ اس حکم کی اطاعت یعنی زیارت عاشورہ پڑھنے کے لئے یکجا ہو گئے۔ زیارت عاشورہ پڑھنے کے بعد یہ وبائی بیماری کافور ہو گئی حالانکہ جیسا کہ بتایا گیا اس سے قبل روزانہ کثیر تعداد میں لوگ مر رہے تھے لیکن اس عمل کے بعد سے شیعہ حضرات اس وبائی مرض کا شکار ہونے سے محفوظ ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ شہر والے شرمندگی کی وجہ سے اپنے مردوں کو رات کی تاریکی میں دفن کر دیا کرتے تھے۔

کچھ لوگوں میں جذبہ جستجو پیدا ہوا اور شیعوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا کہ آخر ان میں اس بیماری کا سلسلہ رُک کیسے گیا؟ شیعوں نے کہا ''اس لئے کہ ہم نے زیارت عاشورہ پڑھی ہے'' لہٰذا یہ سن کر وہ بھی اسی با برکت عمل کو انجام دینے لگے۔

کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگ امام علی نقیؑ اور امام عسکریؑ کے روضوں پر حاضر ہو کر کہنے لگے ''جس طرح شیعہ حضرات آپ پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں ہم بھی آپ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اس طرح اس زمانے میں سامرا کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اس مہلک بیماری سے نجات مل گئی۔

﴿دوسری حکایت﴾

مصیبت سے چُھٹکارا

مرحوم آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ رقمطراز ہیں: میں تہران میں مقیم عالم دین سید فرید کے پاس گیا جو پہلی حکایت کے راوی بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا ''ایک مرتبہ میں ایک مشکل میں پھنس گیا اور ایسے موقع پر مجھے آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازیؒ کی بات یاد آ گئی اور محرم الحرام کی پہلی تاریخ سے زیارت عاشورہ کے پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور اس طرح حیرت انگیز طور پر مجھے اُس مصیبت سے چُھٹکارا مل گیا!

﴿تیسری حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور کشادگیٔ رزق

جلیل القدر عالم و زاہد شیخ عبد الجواد حائری مازندرانی فرماتے ہیں: ایک شخص استاد بزرگوار جناب زین العابدین مازندرانی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تنگیٔ رزق کی شکایت کی۔ استاد نے اس سے کہا ''امام حسینؑ کی ضریحِ مبارکہ پر حاضری دو اور وہاں پہنچ کر زیارت عاشورہ پڑھو تو اس سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوگا۔ اور اگر پھر بھی تمہاری حاجت پوری نہ ہو تو میرے پاس آنا تو میں تمہاری حاجت روائی کر دوں گا!''

کچھ عرصے کے بعد جب میری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو اس کی اَحوال پُرسی پر وہ کہنے لگا ''جب میں آزاد لوگوں کے سردار اور پیشوا کے حرم مطہر میں زیارت عاشورہ پڑھنے میں مشغول تھا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے خطیر رقم عطا کی جس کے بعد میرا رزق وسیع ہو گیا۔

﴿چوتھی حکایت﴾

روزانہ زیارت عاشورہ نہ پڑھنے کا افسوس

جلیل القدر عالم شیخ عبد الہادی حائری مازندرانی " اپنے والد مرحوم ملا ابوالحسن" سے نقل فرماتے ہیں: الحاج میرزا علی نقی طباطبائی" کے انتقال کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو اُن سے پوچھا "آیا آپ کی کوئی تمنا ہے؟" فرمایا "بس ایک ہے! اور وہ یہ کہ میں نے اپنی زندگی میں روزانہ زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھی؟

یاد رہے کہ سید مذکور کی روش یہ تھی کہ آپ صرف محرم کے پہلے عشرہ میں زیارت عاشورہ پڑھا کرتے تھے جبکہ سال کے باقی ایام میں اس کو نہیں پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ دیگر ایام میں نہ پڑھنے پر اظہار افسوس فرما رہے تھے۔

﴿پانچویں حکایت﴾

آیت اللہ قوچانی کی آپ بیتی

جلیل القدر عالم، پرہیزگار آیت اللہ نجفی قوچانی " استاد مرحوم آیت اللہ خراسانی " کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے۔ آپ اصفہان میں اپنے چار سالہ قیام کے دوران اپنے روزنامچے میں رقمطراز ہیں:

جب میں شہر اصفہان میں قیام پذیر ہوا تو اِک شب میں نے عالم خواب میں گوسفند جیسے جانور کی مردہ صورت دیکھی۔ نیز میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ اپنی بالغ عمر سے ایک سال بڑا ہے اور اس کے پیچھے اس کے تین چار چھوٹے بچے تھے جو سیر وتفریح کے طور پر اس کے ساتھ گشت کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا اُسی دوران وہ قوچان میں ہمارے گھر کے قریب سے گذرے اور ان میں سے ایک تو ہمارے گھر کے پاس پہنچ کر رُک گیا۔

میں نے اپنے والد بزرگوار کو خط لکھا اور اس میں ان کو جوابی خط لکھنے کو کہا کہ میں آپ کی جانب سے کافی پریشان خاطر ہوں۔ خط ارسال کرنے کے بعد مجھے والد صاحب کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ تمہاری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

نیز وہ لکھتے ہیں: دس سال قبل میں نے عتبات عالیہ کی زیارت کے لئے سود پر کچھ رقم قرض لی تھی اب اس وقت کم ازکم اس کا پانچ گنا زیادہ ادا کرنا ہے۔ یاد رہے کہ میرے والد صاحب کی تمام تر پونجی بھی اس قرضے جتنی نہ تھی۔ میں نے عزم کرلیا کہ چالیس دنوں تک مسجد سلطان صفوی کی چھت پر جا کر زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور اس میں تین حاجتیں طلب کروں گا۔

۱۔ والد صاحب کے قرضے کی ادائیگی۔

۲۔ طلب مغفرت۔

۳۔ علم میں اضافہ اور منزلِ اجتہاد۔

ظہر سے پہلے زیارت پڑھنے میں مشغول ہوتا تھا اور زوال سے قبل ہی مکمل کرلیا کرتا تھا، اس کے پڑھنے میں دو گھنٹے صَرف ہوتے تھے۔ چلہ مکمل کر لینے کے بعد ایک ماہ گزرنے پر میرے والد بزرگوار نے مجھے ایک خط بھیجا جس میں تحریر تھا: امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے میرے قرض کو ادا کر دیا ہے۔ میں نے انہیں تحریر کیا کہ " ایسا نہیں ہے، بلکہ امام حسین علیہ السلام نے اُسے ادا کیا ہے حالانکہ یہ سب ایک ہی نور ہیں۔

جب مشکل ترین اوقات اور مسائل میں زیارت عاشورہ کی

سرعت تاثیر کا مشاہدہ کیا اور حاجتوں کے برآنے کے سلسلے میں اطمینان قلبی حاصل ہوا تو میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ ماہِ محرم الحرام اور ماہِ صفر میں اپنی اہم ترین حاجت کے لئے چالیس روز تک اس زیارت کا ورد کروں گا۔ لہٰذا انتہائی جدوجہد کرکے احتیاط کامل کے ساتھ مسجد سلطان کی چھت پر اس کا ورد کیا؛ پڑھتے وقت روبقبلہ اور زیر آسمان رہنے کی مراعات کرتا تھا، جب چالیس دن پورے ہوئے تو عالمِ خواب میں خوشخبری دینے والے کو دیکھا جو کہہ رہا تھا: تم بامراد ہوئے۔ نیز صبح کو میرے قلب پر عجیب سی کیفیت طاری تھی۔

﴿چھٹی حکایت﴾

آیت اللہ قوچانی کی ایک اور حکایت

آپ فرماتے ہیں: جب میں نے اصفہان میں دو مرتبہ چالیس چالیس دن زیارت عاشورہ پڑھی اور میری تمام حاجتیں برآئیں اور بحمد اللہ میں نے اپنے مقصد کو پالیا تو زیارت عاشورہ کے متعلق میرا عقیدہ محکم تر ہو گیا اور اسی وجہ سے نجف اشرف پہنچتے ہی پہلے جمعہ کے دن سے ہی میں نے زیارت عاشورہ کو پڑھنا شروع کر دیا جبکہ اس مرتبہ میری غرض امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کا ظہور تھا بشرطیکہ خدا کو بھی منظور ہو تاکہ میں شہادت حاصل کرسکوں یا پھر ایک خاص مسرت حاصل کرسکوں اور بہر صورت نور علیٰ نور کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو دنیا کی سرگرمیوں میں مشغول رہ کر اس کی کثافتوں سے خود کو کثیف کر لیتے ہیں، بلکہ میرے لئے اس سے بہتر کیا ہوگا کہ میں اپنے مولا و آقا صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کا شیدائی اور دنیا کی قید و بند سے آزاد نہ رہوں۔

نجف اشرف اور کربلا میں قیام کے دوران ہر جمعہ کو میں نے اس زیارت کا ورد کیا یہاں تک کہ دوران سفر بھی اس عمل کو انجام دیا اور ایک

سال میں چالیس جمعوں تک زیارت عاشورہ پڑھی۔

خداوند کو اپنا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ''اب میں امام زمانہؑ سے بے حد محبت کرتا ہوں . . . اور خداوند متعال سے خواہاں ہوں کہ مجھے ان کی خدمت کرنے اور حصول سرفرازی سے شرفیاب فرمائے۔''

﴿ساتویں حکایت﴾

شیخ مشکورؒ اور میرزا ابراہیم محلاتیؒ

عادل وزاہد فقیہ مرحوم شیخ محمد جواد فرزند شیخ مشکور نجف میں عرب کے معروف فقہاء میں سے ایک تھے۔ انہیں عراقی شیعوں میں مرجع تقلید کی حیثیت بھی حاصل رہی نیز صحن مطہر میں پیش امامی کا شرف بھی حاصل رہا۔ آپ نے نوے (۹۰) سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

انتقال سے ایک سال قبل ۲۶، صفر المظفر کی شب کو آپ نے عالم خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا اور بعد از سلام اس فرشتے سے دریافت کیا کہ "کہاں سے آرہے ہیں؟" فرشتے نے جواب دیا "شیراز سے آرہا ہوں اور وہاں میں نے میرزا ابراہیم محلاتی کی روح قبض کی" شیخ نے دریافت کیا "عالم برزخ میں ان کا کیا حال ہے؟" جواب ملا "بہترین حالت میں ہیں، برزخ کے بہترین باغ میں ہیں اور خداوند متعال نے ایک فرشتے کو ان کی خدمت کے لئے مامور کیا ہوا ہے!" شیخ نے دریافت کیا "اس قدر بلند مقام انہیں کس وجہ سے حاصل ہوا؟ کیا علمی مقام اور طلاب کو تدریس اور ان کی تربیت کرنے کی وجہ سے انہیں یہ مقام ملا ہے؟" تو فرشتے نے جواب دیا "یہ شرف

انہیں زیارت عاشورہ پڑھنے کی وجہ سے ملا!"

درحقیقت مرحوم میرزا محلاتی ؒ نے اپنی عمر کے آخری مبارک سالوں میں زیارت عاشورہ پڑھنے کو کبھی ترک نہیں کیا، حتیٰ اگر کسی بیماری یا مسئلے کی بناء پر اس عمل کو انجام نہ دے سکتے تو کسی شخص کو وکیل مقرر فرماتے تھے تا کہ وہ بطور نائب ان کی جانب سے اس زیارت کو پڑھے۔
نیز حجۃ الاسلام والمسلمین ملک حسینی شیرازی کہتے ہیں: مرحوم الحاج ابو الحسن حدائق جو شیراز کے جلیل القدر علماء میں سے ہیں فرماتے ہیں" کبھی کبھار میرزا ابراہیم محلاتی ؒ بیمار پڑ جاتے تھے لہٰذا زیارت عاشورہ نہیں پڑھ پاتے تھے تو ایسے موقع پر وہ مجھے امر فرماتے تھے کہ میں ان کی طرف سے نیابتی زیارت پڑھوں۔"

بہر حال جب جواد فرزند شیخ مشکور نیند سے بیدار ہوئے تو آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازیؒ کے مکان پر تشریف لے گئے اور اپنا خواب ان سے نقل کیا۔ مرحوم میرزا محمد تقی شیرازی گریہ فرمانے لگے اور جب آپ سے گریہ کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا "اس لئے کہ بہترین فقیہ میرزا ابراہیم محلاتی ؒ انتقال کر گئے" اُن سے کہا گیا "ضروری نہیں کہ اس خواب کی تعبیر یہی ہو" تو آیت اللہ شیرازی نے فرمایا" درست ہے کہ محض خواب تھا مگر فرزند شیخ مشکور کا خواب عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتا!"

دوسرے روز ہی مرحوم محلاتیؒ کے انتقال کی خبر شیراز سے نجف تک پہنچی اور فرزند شیخ مشکورؒ کے خواب کا سچا ہونا واضح ہو گیا اور اس قصے کو بعینہ اسی طرح مرحوم آیت اللہ العظمیٰ سید عبدالہادی شیرازی سے سُنا جبکہ وہ میرزا محمد تقی کے مکان پر ہی تھے اور شیخ مرحوم کی آمد پر انہوں نے اپنے خواب کو ان سے بیان کر دیا۔ نیز الحاج صدرالدین محلاتی جو شیخ ابراہیم محلاتی کے نواسے تھے انہوں نے اس واقعے کو فرزند شیخ مشکور سے سُنا۔ گویا اس واقعے کی صداقت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

﴿آٹھویں حکایت﴾

امام زمانہؑ کی نماز نافلہ، زیارت جامعہ اور زیارت عاشورہ کی تاکید

خاتم خطابت مرحوم میرزا حسین نوری نوّرہ اللہ مرقدہ فرماتے ہیں تقریباً سترہ سال قبل یہ مرد صالح و متقی سید احمد بن سید ہاشم بن سید حسن موسوی رشتی ایدہ اللہ نجف اشرف آئے تھے جو شہر رشت کے تاجر تھے اور انہوں نے مجھ سے عالم ربانی و شیخ فاضل علی رشتی کے ہمراہ گھر میں ملاقات کی تھی اور جب وہ جانے لگے تو شیخ نے مجھے آگاہ کیا کہ سید احمد ایک نیکوکار انسان ہیں اور اس طرح انہوں نے اشارہ فرمایا کہ ایک عجیب واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا ہے مگر وقت اس کے بیان کی اجازت نہیں دیتا۔ اتفاقاً چند روز کے بعد شیخ سے میری پھر ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ سید نجف سے روانہ ہو چکے ہیں اور ان کی سیرت کے بارے میں مجھے کچھ بتلایا اور اس عجیب واقعے کو بھی میرے لئے بیان فرمایا۔ میں ان سے اس واقعے کو سن کر انتہائی متاثر ہوا جبکہ شیخ جیسی ہستی سے بعید تھا کہ کوئی جھوٹ گڑھتے اور ویسے بھی یہ واقعہ انہوں نے براہ راست سید سے سنا تھا۔ اس کے علاوہ نجف اشرف سے لوٹنے

کے بعد شہر کاظمین میں جمادی الثانی کے مبارک مہینے میں پھر ان سے ملاقات ہوئی اور سید بھی سامرا سے وہاں آئے ہوئے تھے اور اب ایران جانے کا عزم رکھتے تھے۔ ان سے میں نے درخواست کی کہ وہ خود اس واقعے کو بیان فرمائیں اگرچہ میں ان کی سرگذشت سے واقف تھا مگر دل نے مجھے پوچھنے پر اُکسایا۔ ان کے بیان کردہ واقعات میں سے ایک واقعہ وہی تھا جسے میں نے پہلے سن رکھا تھا۔

انہوں نے کہا: شہر رشت کے علاقے دار المرز سے میں حج ادا کرنے کے قصد سے روانہ ہوا۔ دوران سفر صفر علی تبریزی جو معروف تاجر تھے کے ہمراہ پڑاؤ ڈالا۔ اس موقع پر میں بھٹک گیا اور اپنے قافلے سے پیچھے رہ گیا یہاں تک کہ الحاج جبار نے طربوزن تک کے سفر کے لئے ایک قافلہ مہیا کر دیا اور میں نے بھی اس سے ایک سواری کرائے پر لے لی۔ اس طرح میں قافلے میں یکا و تنہا اور بے یار و ہمدم رہ گیا۔

دوران سفر کی پہلی قیام گاہ میں حاج صفر علی تبریزی کے تشویق دلانے پر تین افراد میرے ساتھ ہو گئے۔ اُن میں سے ایک الحاج باقر تبریزی تھے جو دوسروں کی نیابت میں حج کرتے تھے اور علماء کے درمیان مشہور و معروف تھے، دوسرے الحاج سید حسن تبریزی تھے جن کا پیشہ تجارت کرنا تھا اور تیسرے شخص بنام الحاج علی تھے جو خدمتگار تھے۔ یہ

تینوں افراد میرے ہمسفر بن گئے یہاں تک کہ ہم ارزنۃ الـــروم پہنچے۔ وہاں سے طـربـوزن کے لئے روانہ ہوئے اور ان دوشہروں کے درمیان ایک قیامگاہ میں الحاج جبار ہمارے پاس آئے اور ہمیں اس بات سے خبردار کیا کہ آج ہمارے سفر کی راہ خطرناک ہے اور ہمیں تنبیہ کی کہ مبادا قافلے والوں سے پیچھے رہ جائیں؛ بعض اوقات ہم قافلے والوں سے دور ہوکر اُن سے پیچھے رہ جاتے تھے۔

اس کے بعد ہم جلد ہی روانہ ہوگئے اور صبح ہونے سے ڈھائی یا تین گھنٹے قبل ایک دوسرے کے ہمراہ ازسرِنو سفر کا آغاز کیا اور ابھی نصف یا تین چوتھائی فرسخ ہی طے کیا تھا کہ فضا تاریک ہوگئی اور برف گرنا شروع ہوگئی حتیٰ کہ ہم میں سے ہر ایک نے جو ہاتھ لگا اس سے اپنا سر ڈھانپ لیا اور جلدی جلدی چلنے لگے۔ البتہ انتہائی کوششوں کے باوجود میں اُن تک نہ پہنچ سکا اور اس طرح اُن سے کافی پیچھے رہ گیا۔ اپنی سواری سے نیچے اتر کر بیچ راہ میں جا بیٹھا اور انتہائی پریشان تھا کیونکہ حج کی ساری رقم میرے پاس تھی اور ناچار مجھے اپنی فکر لاحق ہوگئی، ارادہ کیا کہ صبح ہونے سے پہلے وہاں سے حرکت نہیں کروں گا اور اس کے بعد وہیں لوٹ جاؤں گا جہاں رات گذاری تھی اور چند ہمراہیوں کے توسط سے دوبارہ قافلے والوں سے جاملوں گا۔

اس عالم بے کیف میں ایک باغ دیکھا اور میرے سامنے ایک باغبان اپنے ہاتھ میں کدال لئے ہوئے تھا جو اپنی کدال شاخ اور پتوں پر مارتا تھا تاکہ ان پر جمی برف نیچے گر پڑے۔ میرے پاس آ کر اس باغبان نے پوچھا ''تم کون ہو؟'' میں نے جواب دیا ''میں قافلے والوں سے پیچھے رہ گیا ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں'' فارسی میں مجھ سے کہنے لگے ''نافلہ نماز پڑھو تاکہ راستہ مل جائے!'' جب نافلہ پڑھ چکا تو وہ پھر میرے پاس آئے اور کہنے لگے ''اب راستہ مل گیا؟'' جواب میں عرض کی ''خدا کی قسم اب تک راستہ نہیں ملا!'' کہنے لگے ''زیارت جامعۂ کبیرہ پڑھو!'' حالانکہ عتبات عالیہ کی کئی بار زیارت پر جانے کے باوجود زیارت جامعہ مجھے یاد نہ تھی مگر نہ جانے کس طرح کھڑے رہ کر پوری زیارت زبانی پڑھ ڈالی!'' اس کے بعد وہ حضرت پھر سے میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا ''اب تک اسی جگہ پر ہو؟'' میں نے رونا شروع کر دیا اور اُن سے کہا ''مجھے راستہ نہیں پتا'' کہنے لگے ''زیارت عاشورہ پڑھو!'' حالانکہ کئی بار اسے حفظ کرنے کی کوشش کر چکا تھا پر ناکام رہا، مگر نہ جانے آج کس طرح زبانی پوری زیارت مع لعن وسلام اور دعائے علقمہ کے پڑھ ڈالی۔ ایک مرتبہ پھر وہ حضرت میرے پاس تشریف لائے اور پوچھنے لگے ''کیا اب تک راستہ نہیں ملا؟'' جواب

میں عرض کیا کہ ”صبح تک یہیں رہوں گا“ تو مجھ سے کہنے لگے ”اب میں تم کو قافلے والوں تک پہنچا دیتا ہوں!“

پس وہ ایک خچر پر سوار ہوئے اور کدال کو اپنے دوش پر رکھ کر مجھ سے کہنے لگے ”اس خچر پر سوار ہو جاؤ!“ میں نے ایسا ہی کیا اور گھوڑے کی لگام اپنے ہاتھ میں لے لی تو انہوں نے مجھ سے لگام اپنے ہاتھوں میں لے لی اور کہنے لگے ”میرے دوست اپنی نعلین مجھے دے دو! میں نے اپنی نعلین دے دی اور انہوں نے نعلین کو اپنے داہنے ہاتھ میں اٹھا لیا، کدال کو بائیں کاندھے پر رکھ لیا اور راہ چلنے لگے۔ گھوڑا بھی ان کی فرمانبرداری کر رہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا ہاتھ میرے زانو پر رکھا اور کہنے لگے ”تم نافلہ نافلہ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ پھر کہا ”زیارت جامع کبیر جامع کبیر کیوں نہیں پڑھتے؟“ اس کے بعد کہا ”زیارت عاشورہ زیارت عاشورہ زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے؟“ اور پھر انہوں نے پیچھے دیکھا اور کہنے لگے ”یہ تمہارے ہمراہی ہیں جو نہر کے کنارے نماز صبح کے لئے وضو کرنے میں مشغول ہیں۔“

میں خچر سے اترا اور چاہا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاؤں مگر ایسا نہ کر سکا۔ وہ خود بھی اپنے خچر سے اترے اور کدال کو برف میں گاڑ کر مجھے سوار کروایا اور پھر میرے گھوڑے کو قافلے والوں تک پہنچا دیا۔

اب یہ سوال بار بار میرے ذہن میں آنے لگا کہ آخر یہ شخص کون تھے؟ عیسائی خطے میں ہونے کے باوجود فارسی کیسے بولتے تھے اور اتنے کم وقت میں مجھے قافلے والوں تک کیسے پہنچا دیا؟ جب مڑ کر دیکھا تو کسی شخص کو پایا نہ کسی کے وجود کا کوئی اثر تک نظر آیا!!! اس کے بعد میں اپنے دوستوں سے جاملا۔

﴿نویں حکایت﴾

امام زمانہؑ کی نیابت میں زیارت عاشورہ پڑھنا

الحاج سید احمد نے مجھے لکھ بھیجا: جمعہ کے روز مسجد سہلہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سید داخل ہوئے جن کے سر پر عمامہ تھا اور وہ قیمتی جبہ اور سرخ عبا پہنے ہوئے تھے۔ آتے ہی مسجد کے ایک گوشے میں کچھ ڈھونڈنے لگے اور وہاں پر قالین، کچھ ظروف اور متعدد کتابیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مجھ سے کہا ''اپنی دنیوی مرادوں کو پانے کے واسطے روزانہ صبح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیابت میں زیارت عاشورہ پڑھو اور اپنے ایک ماہ کا خرچ مجھ سے لے لو تاکہ کسی کے محتاج نہ رہو۔''

انہوں نے مجھے کچھ رقم دی اور کہا ''یہ تمہارے ایک مہینے کے لئے کافی ہوں گے۔ اس کے بعد وہ سید تو مسجد کی جانب چلے گئے مگر میں اپنی جگہ بیٹھا رہا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مجھ میں حرکت و گفتگو کرنے کی سکت تک نہ رہی یہاں تک کہ وہ مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔ ان کے جانے کے بعد مجھے ایسا لگا جیسے وہ طوق و زنجیر جو میرے بدن پر تھیں میں اُن سے آزاد ہو گیا اور مجھے آرام محسوس ہوا، میں اپنی جگہ سے اٹھا اور مسجد سے باہر چلا گیا۔ کافی ڈھونڈنے پر بھی مجھے ان سید کا کوئی سراغ نہ ملا!

﴿دسویں حکایت﴾

شیخ کبیر کو زیارت عاشورہ کی ہدایت

شیخ محمد حسن انصاری، شیخ مرتضیٰ انصاریؒ کے بھتیجے اور داماد، کے چند بیٹے تھے اور ان کے تیسرے بیٹے کا نام بھی شیخ مرتضیٰ تھا جو اپنے علم و کمال کی وجہ سے لوگوں میں بے حد مشہور و معروف تھے۔ آپ ۱۲۸۹ھ. میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۲ھ. میں ۳۳ سال کی عمر میں سانپ کے ڈس لینے کی وجہ سے شہر دزفول میں انتقال کر گئے۔ شیخ مذکور صبح و شام (دونوں اوقات میں) زیارت عاشورہ پڑھنے کے بڑے دلدادہ تھے۔ انتقال کے بعد آپ ہی کے کسی دوست نے آپ کو عالم خواب میں دیکھا اور پوچھا ''بہترین اور مفید ترین عمل کون سا ہے؟'' تو جواب میں آپ نے تین مرتبہ کہا ''زیارت عاشورہ''

﴿گیارہویں حکایت﴾

عذابِ قبر سے نجات اور امام حسین علیہ السلام

ملا حسن یزدی بڑے پرہیزگار اور نیک سیرت انسان گذرے ہیں ۔آپ کا بیشتر وقت عبادت میں صرف ہوتا نیز آپ کا شمار نجف اشرف کے بڑے پرہیزگار لوگوں میں سے ہوتا تھا۔آپ علی یزدیؒ جو امانت داری میں بڑے معروف تھے سے حکایت کرتے ہیں کہ وہ اکثر ''جوئے ہر ہر'' نامی قبرستان میں رات بسر کرتے تھے جو شہر یزد سے باہر واقع ہے اور اس قبرستان میں کافی نیک افراد مدفون ہیں۔

محمد علی یزدیؒ کی نوجوانی سے ایک شخص کے ساتھ دوستی تھی، آپ دونوں ایک ہی جماعت میں پڑھتے اور ایک ساتھ ہی اسکول آتے جاتے یہاں تک کہ بڑے ہوئے۔اُن کے اِس دوست کا کردار کچھ اچھا نہیں تھا یعنی اُس کے مالی معاملات درست نہ تھے۔بہر حال انتقال کے بعد اس دوست کو بھی اسی قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس دوست کے انتقال کے ایک ماہ بعد آپ نے اسے خواب میں دیکھا تو آپ اس بات پر بڑے حیران ہوئے کہ اس کی حالت خلاف توقع بہت اچھی تھی لہٰذا آپ نے پوچھا ''میں تو تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں اور نیکی

سے تو تمہارا گویا کوئی واسطہ ہی نہیں، بلکہ تم پر کس قدر عذاب ہو سکتا تھا اس سے تو میں اچھی طرح واقف ہوں۔اب مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں اس منزلت پر کس چیز نے پہنچایا؟'' جواب دیا ''ہاں! آپ بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ دراصل دفن کے روز ہی سے میں سخت عذاب میں مبتلا تھا یہاں تک کہ ایک لوہار بنام استاد اشرف کی زوجہ کا انتقال ہوا اور انہیں یہاں دفن کیا گیا۔(ایک جگہ اشارہ کرتے ہوئے جو سو ہاتھ کے فاصلے پر تھی) ان خاتون کے انتقال کی رات سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ان سے تین مرتبہ ملاقات کے لئے تشریف لائے اور تیسری دفعہ میں اس پورے قبرستان سے عذاب و قبر اٹھا لینے کا حکم فرمایا۔لہٰذا ان برکتوں کی وجہ سے میری حالت بھی بدل گئی اور اس وقت سے میں آرام و سکون میں ہوں۔''

الحاج محمد علی کہتے ہیں ''خواب سے حیرت کے عالم میں بیدار ہوا کہ نہ استاد اشرف نامی کسی لوہار کو جانتا تھا اور نہ اس کے ٹھکانے کا مجھے کوئی علم تھا۔اس کے بارے میں پوچھتے پوچھتے بالآخر اس تک پہنچ ہی گیا اور اس سے دریافت کیا کہ آیا تمہاری کوئی بیوی تھی؟ تو کہنے لگا ''ہاں! چند روز قبل ہی اس کا انتقال ہوا ہے اور فلاں جگہ دفن ہوئی ہے'' اور اسی قبرستان کا نام لیا۔میں نے کہا ''کیا اپنی زندگی میں انہوں نے کبھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی تھی؟'' کہنے لگا ''نہیں!'' میں

نے کہا ''تم نے کبھی آنحضرتؐ کے مصائب تو پڑھے ہوں گے؟'' اس بار بھی اس کا جواب نفی میں پایا تو میں نے اس سے اپنا خواب بیان کر دیا جس پر اُس نے کہا ''میری بیوی اپنی عمر کے آخری ایام میں زیارت عاشورہ پڑھا کرتی تھی''

یاد رہے کہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے مرحوم شیخ کرباسی جو سیر و سلوک کی انتہائی عظیم منزلت پر فائز تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو اسی ''جوئے ہر ہر'' قبرستان میں دفن کیا جائے جہاں وہ خاتون دفن ہیں اور اب مرحوم کرباسی کی قبر بھی اس لوہار استاد کی زوجہ کے پڑوس میں واقع ہے جو یزد شہر میں بے حد معروف ہے۔

﴿بارہویں حکایت﴾

زیارتِ عاشورہ اور غیبی مدد

مرحوم حجۃ الاسلام والمسلمین سید... جو شہر اصفہان کے ایک مشہور عالم تھے اور نام ظاہر کرنے سے منع کیا ہے فرماتے ہیں: ایک شب مجھے الہام ہوا کہ اصفہان شہر کے ایک محترم شخص کو پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) تومان دے آؤں۔ صبح کو میں نے اس حکم کی تعمیل کرنے کا ارادہ تو کیا مگر پھر بھی ایک تشویش لاحق تھی کہ آیا یہ محض ایک خواب ہی تھا یا اس کی کوئی حقیقت بھی ہے؟ اس پر طرہ یہ کہ مجھے اپنی جمع پونجی کے بارے میں بھی علم نہیں تھا کہ کتنی رقم ہے لہٰذا جب اس رقم کو گنا تو پورے ۴۵۰۰۰ ہزار تومان ہی تھی! اس کے بعد میں اس محترم شخص کی دُکان پر گیا اور وہاں جانے پر پتا لگا کہ میں ان کو پہچانتا ہوں، ان کی ایک چھوٹی سی دکان تھی۔ میں نے دیکھا کہ دو افراد دُکان کے سامنے کھڑے ہیں لہٰذا پہلی فرصت میں دکاندار سے جا کر میں نے کہا "میرے ساتھ کسی تنہا مقام پر چلیں کہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے اور اس طرح میں انہیں مسجد النبی میں لے گیا جو "جی" نامی سڑک پر واقع تھی اور مسجد میں کچھ کاریگر تعمیری کام میں مصروف تھے۔ لہٰذا مسجد کے ایک گوشے میں رو بقبلہ بیٹھ کر میں نے

ان سے کہا" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ جس مصیبت وغم میں اب بھی مبتلا ہیں اس سے آپ کو نجات دلاؤں لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اپنی پریشانی مجھ سے بیان کردیں۔ کافی اصرار پر بھی جب وہ بتانے پر راضی نہ ہوئے تو بالآخر میں نے وہ رقم اُن کو دے دی مگر انہیں یہ نہ بتایا کہ رقم کتنی ہے؟ وہ محترم رونے لگے اور کہا" میں ۲۵۰۰۰ ہزار تومان کا مقروض ہوں اور نذر کی ہے کہ چالیس روز تک روزانہ نمازِ صبح کے بعد زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور آج میں نے چالیسویں زیارت پڑھی تھی!"

﴿تیرہویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور غیبی امور سے آگاہی

سید صادق روحانی کہتے ہیں: ہم نے ایک شیخ (غیر سید) کو دیکھا جو ہماری محفل میں آ کر آئے دن ہمیں اِدھر اُدھر کی خبر دیتے تھے اور وہ جو کچھ بتاتے بعینہ وہی واقع ہوتا۔ ایک دن میں نے ان سے کہا "وہ کون ہے جو آپ کو یہ خبریں لا کر دیتا ہے؟" کہنے لگے "بعض اوقات میری ایک شخص سے ملاقات ہوتی ہے اور وہی مجھے ان امور کی اطلاع دیتے ہیں۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم کو ان واقعات کی اطلاع کیوں دیتا ہوں؟ تو اس پر میں نے کہا مجھے نہیں معلوم تو کہا "اس لئے کہ تم ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھتے ہو!"

یہ شیخ کہتے ہیں "میں روزانہ رات کو رو بقبلہ بیٹھ کر سو مرتبہ لعن و سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں۔"

﴿چودھویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ پڑھنے کا غیبی انتظام

ایک شخص جو شہر نائین کے رہنے والے اور اس قدر نیک تھے کہ اکثر ہماری محفل میں دعا اور توسل کے ذریعے ہمیں گریہ کرنے پر مجبور کر دیتے تھے مجھ سے کہنے لگے ”آپ جیسے لوگ جن کا تعلق ہی علم اور دین سے ہے زیارت عاشورہ پڑھنے کی طرف خاص توجہ کیوں نہیں دیتے؟“ پھر کہنے لگے ”میں روزانہ صبح زیارت عاشورہ پڑھنے کا عادی ہوں۔ ایک مرتبہ میں مشہد کے سفر پر روانہ ہوا تاکہ امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کرسکوں تو دورانِ سفر استراحت اور نماز کی ادائیگی کے لئے بس رُکی مگر سوئے اتفاق سے اس وقت میرے پاس مفاتیح الجنان نہیں تھی لہٰذا میں زیارت عاشورہ کے نہ پڑھ پانے پر ابھی افسوس ہی کر رہا تھا کہ آج میں اس نعمت سے محروم رہوں گا کہ اگلے ہی لمحے میرے سامنے ایک تختہ ظاہر ہوا جس میں زیارت عاشورہ کا متن تحریر تھا۔ میں بے انتہا خوش ہوا اور زیارت پڑھ لی۔

یاد رہے وہ شخص یہ واقعہ سناتے ہوئے رو رہے تھے اور کہنے لگے ”میں تم سے کیا کہوں؟!“

﴿پندرہویں حکایت﴾

نذرِ زیارت عاشورہ کی یاددہانی

ایک معزز خاتون فرماتی ہیں: جب میں حضرت زینبؑ اور جناب رقیہ سلام اللہ علیہما کی زیارت سے مشرف ہوئی تو میری انتہائی آرزو یہ تھی کہ امام حسین علیہ السلام کے روضۂ اقدس پر زیارت عاشورہ پڑھوں اور اس لئے میں ایک عجیب کیفیت کے عالم میں رونے لگی۔ میں نے اس عالم میں دیکھا کہ ایک دریچہ میرے لئے وَا ہوا ہے اور میں نے عالم آخرت میں قدم رکھ دیا۔ اس وقت میں بیدار تھی مگر اس واقعے کی گواہ تھی بالکل اسی طرح جیسے کوئی عالم خواب میں دیکھتا ہے: اپنی والدۂ ماجدہ کے ہمراہ چند خواتین کو دیکھا اور اسی اثناء میں ایک بلند قامت بارعب ہستی کو دیکھا جن کو دیگر خواتین نے گھیر رکھا تھا، ہر کوئی اپنی حاجت اور مشکل کو ان سے بیان کر رہا تھا۔ لہٰذا میں نے بھی اپنی حاجت اُن سے بیان کر دی اور اس کے بعد اُن سے کہا "جب ہم زیارت عاشورہ پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ وہاں پر تشریف کیوں نہیں لاتیں؟" انہوں نے فرمایا "میں تمہاری محفل میں آتی ہوں" اور ان محترمہ نے مجھے اس کی علامت اور دلیل بھی دی: تمہاری خالہ زاد اور اس کی بیوی تمہاری محفل میں حاضر

ہوتے تھے اور اپنی حاجت برآوری کے لئے انہوں نے نذر مانی تھی کہ ہمیشہ تمہاری زیارت کی اس محفل میں شرکت کریں گے۔ اس زیارت عاشورہ کے پڑھنے کی وجہ سے ان کی حاجت پوری ہوئی اور اس طرح انہوں نے نیا مکان بنوالیا اور اس میں رہنے لگے، لیکن کچھ ہی محفلوں کے بعد انہوں نے شرکت کرنا ترک کردیا اور اس طرح زیارت عاشورہ پڑھنے سے بھی باز رہے!

چونکہ میں ان نذر ماننے والے چچازاد بھائی، بھائی کو اور واقع کو اچھی طرح جانتی تھی لہٰذا میں نے اس آنکھوں دیکھے پورے واقعے کو ان سے بیان کردیا تو ان کا رنگ بدل گیا اور وہ رونے لگے، اپنی بیوی سے کہنے لگے "ذرا سنو! کیا کہا جارہا ہے اور خبر بھی کہاں سے دی جارہی ہے!" وہ شخص بہت ہی افسوس کرتے ہوئے غمگین ہوگئے اور انہوں نے بطور تصدیق کہا "آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ دنیوی الجھنیں ہمیں اس بات کی مہلت ہی نہیں دیتیں کہ ہم اپنی نذر کو وفا کریں!"

سولہویں حکایت

بے اولادی سے نجات

زیارت عاشورہ کی شرح کا نسخہ حاصل کرنے کی غرض سے جب یزد شہر کی جانب سفر کیا تو وہاں میں نے مرحوم وزیریؒ اور جناب شیخ علی اکبر سعیدیؒ سے ملاقات کی۔ شیخ سعیدیؒ مسجد طہماسب کے پیش نماز تھے جو بڑے نیکوکار، باوقار، محنتی کاسب اور شیخ غلام رضا یزدیؒ جیسی عظیم ہستی کے ہمنشیوں میں سے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: مرحوم الحاج ابو القاسمؒ نے ایک پارسی لڑکی سے اُس کے مسلمان ہونے کے بعد شادی کی مگر اس خاتون سے انہیں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بیس (۲۰) سال کے بعد انہوں نے اپنی بیوی کو زیارت عاشورہ پڑھنا سکھائی اور اس خاتون نے بھی چالیس دن تک روزانہ سو سو دفعہ لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ اس زیارت کو پڑھا۔ اس کے بعد خداوند نے ان پر اپنا فضل کیا اور انہیں ایک لڑکا عنایت فرمایا۔ وہ لڑکا بڑا ہوا، شادی کی اور وہیں شہر یزد میں ساری زندگی بسر کی۔

سترہویں حکایت

زیارت عاشورہ نے ناممکن کو ممکن بنادیا......!

حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ جلیل یزدی لکھتے ہیں: ۱۳۸۵ھ میں ایرانشہر (ایران کے ایک شہر کا نام ہے) کی مسجد آل الرسولؐ میں مجلس حسینؑ برپا ہوئی۔ ایک شب میں نے کہا "جو شخص بھی لگا تار چالیس روز تک تمام آداب واصول کا خیال رکھتے ہوئے زیارت عاشورہ پڑھے گا تو خداوند عالم اُسے ہر غم ومصیبت سے نجات دے گا اور اس کی حاجت روائی کرے گا۔"

اس واقعے کے چند ماہ بعد مشہد کی ایک سڑک پر میری ملاقات جناب محمد حسین فدائی بیرجندی سے ہوئی اور میں جانتا تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ ایرانشہر مشہد میں منتقل ہو جائیں مگر بدقسمتی سے ان کی درخواست منظور نہ ہوئی جس کی وجہ سے ان کا اس شہر میں منتقل ہونا ناممکن تھا۔ بعد از سلام واحوال پرسی مجھ سے کہنے لگے" کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں شہر امام رضاؑ "مشہد" میں منتقل ہو گیا ہوں!" میں نے کہا "یہ تو ناممکن کام تھا، کیسے ہوا؟" کہنے لگے "امسال آپ نے اپنی مجلس عزاداری میں جو بات کہی تھی کیا آپ کو یاد ہے؟ آپ نے کہا تھا کہ جو

شخص بھی چالیس روز متواتر زیارت عاشورہ پڑھے گا تو اس کو سختیوں اور مشکلات سے نجات مل جائے گی" میں نے کہا "ہاں! یاد ہے" تو کہنے لگے "میں نے مشہد شہر میں منتقل ہونے کی نیت سے زیارت پڑھی تھی اور گرمیوں کی تعطیلات میں زیارت کی غرض سے امام رضاؑ کے حرم میں آیا تو ایک سڑک پر ایک شخص سے ملاقات ہوگئی جن سے پہلے میری کوئی واقفیت نہ تھی۔ انہوں نے مجھے سلام کیا اور میری احوال پرسی کی، پھر مجھ سے کہا کہ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے جسے پورا کردوں تو میں نے نفی میں جواب دیا مگر وہ اصرار کرنے لگے تو میں نے اپنی مشکل ان کے سامنے رکھ دی جس پر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے شہر کے منتظم اعلیٰ کے پاس لے جا کر خود بھی وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ اس افسر سے میرے لئے اس شہر میں رہنے کا اجازت نامہ حاصل کرلیا اور اس طرح زیارت عاشورہ کی برکت سے ناممکن کام بھی میرے لئے ممکن ہوگیا! اور اس بات پر میں نے خدا کا بے حد شکر ادا کیا۔"

﴿اٹھارہویں حکایت﴾

مصیبت کی پیشن گوئی...

اصفہان کے ایک جید عالم نے شہر قم میں ایک آیت اللہ کو فون کر کے کہا کہ رات کو آپ کے سُسر حجۃ الاسلام...کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے مجھے آپ کو یہ بات کہنے کی تاکید کی ہے کہ آپ کے گھر والے زیارت عاشورہ کو پڑھیں اور اس کے پڑھنے میں ناغہ نہ کریں۔

یہ بات حیرت انگیز تھی کیونکہ کچھ ہی عرصے بعد شہر قم پر بمباری ہوئی اور اس وقت ہمیں اس خواب کی حقیقت معلوم ہوئی! بعض ارواح عالمِ غیب سے متصل ہیں لہٰذا اس بات کا بھی امکان رہتا ہے کہ وہ اسی طرح مستقبل میں پیش آنے والے کسی بھی حادثے کی اطلاع ہمیں پہلے سے دے دیں۔

﴿انیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ نہ پڑھنے کی اطلاع

۱۴۰۹ھ میں شیراز شہر میں گیا اور وہاں ایک صالح شخص کے گھر میں قیام کیا۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ تیس (۳۰) برس سے میں زیارت عاشورہ پڑھتا آ رہا ہوں۔ میری ایک بیٹی دزفول شہر میں بیاہی گئی ہے اور اس نے مجھے لکھا کہ شیراز میں اس کے لئے مکان خریدوں مگر میں ایسا نہ کر سکا جس کی وجہ سے اکثر پریشان رہتا تھا اس لئے کہ اس کی خواہش کو پورا کرنا میرے بس میں نہیں تھا۔

امام رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن دعائے توسل کے دوران میں نے بہت گریہ کیا اور اپنی حاجت طلب کی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد میری بیٹی میرے پاس آ کر کہنے لگی ”ایک شخص بالکل واجبی قیمت کے عوض زمین تقسیم کر رہے تھے لہٰذا میں نے بھی آپ کے لئے ایک ٹکڑا خرید لیا ہے“ اور چونکہ میں اس مکان کی تعمیر میں مشغول ہو گیا لہٰذا زیارت عاشورہ پڑھنا بھول گیا۔

ایک دن علی الصبح ہی میری بیٹی مجھے ٹیلی فون کر کے کہنے لگی ”کیا آپ نے زیارت عاشورہ کو پڑھنا ترک کر دیا ہے؟“ میں نے کہا کیوں

خیریت تو ہے؟" کہنے لگی "خواب میں آقا و امامؑ کو صحنِ حرم میں دیکھا کہ آپ بڑے پُر شکوہ انداز اور بڑے جاہ و جلال میں تھے نیز ان کے گرد کافی افراد بھی تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ تو کہنے لگے کہ یہ سب کے سب امامؑ کے دوست ہیں! میں نے کہا میرے والد بھی تو امام حسینؑ سے بڑی محبت کرتے ہیں اور ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہوئی کہ وہ آپ کے درمیان نہیں ہیں؟!" فرمایا "کچھ روز قبل ہی ان کا تعلق ہم سے قطع ہو گیا ہے البتہ یہ تعلق دوبارہ برقرار ہو جائے گا۔"

﴿بیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور آغا بروجردیؒ کی روح

ایران کے ایک مشہور و معروف واعظ و خطیب کسی سفر پر جانا چاہتے تھے مگر اُن کے مالی حالات نے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ سفر کریں حتیٰ کہ انہوں نے کچھ دوستوں سے بھی مدد چاہی اور بہت کوشش کی کہ کوئی سبب پیدا ہو جائے مگر افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔

وہ خود فرماتے ہیں: ایک شب میں نے آیت اللہ بروجردیؒ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے مجھ سے فرمایا ''الحاج سید حسین اور ان کے اصرار کا کیا کروں؟''

خواب سے بیدار ہوا اور اس کی تعبیر جاننے کے لئے بے تاب و پریشان ہو گیا۔ اسی روز کسی شخص نے میرے دروازے پر دستک دی اور کہنے لگے ''سفر کے لئے تیار ہو جاؤ کہ تمہارے جانے کی اجازت مل چکی ہے!'' میں نے حیرت سے پوچھا ''آپ کون ہیں اور میری حاجت کے متعلق کیسے جانتے ہیں؟!'' کہنے لگے ''میں الحاج سید حسین ہوں اور میں نے تمہاری حاجت برآوری کے لئے بہت جدوجہد کیں مگر کامیاب نہ ہوا اور بالآخر میں نے زیارت عاشورہ کو وسیلہ قرار دیا اور چالیس شب اس کا ورد کیا تاکہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے!'' اور نتیجہ حاصل ہو گیا۔

اکیسویں حکایت

زیارت عاشورہ اور حالات کی درستگی

شہر نائین میں میری ملاقات الحاج حبیب سے ہوئی جو نہایت نیک انسان تھے اور اکثر دعا و توسل سے کام لیتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا "گذشتہ چالیس برسوں سے میں ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھتا آ رہا ہوں اور اس کے آثار و برکات کے طور پر میں نے بہت ساری چیزوں کا مشاہدہ کیا ہے جن میں سے ایک اثر یہ ہے:

ایک بڑی عجیب مشکل میں گرفتار ہو گیا جس میں کئی لوگوں سے مدد بھی طلب کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ اب تو چالیس روز زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور اس ارادے سے روزانہ صحرا میں جا کر اس زیارت کا ورد کرتا تھا۔ انتالیسویں روز ایک شخص کو دیکھا جن کا چہرہ نورانی تھا اور وہ میرے سامنے بڑی عجیب صورت میں نمودار ہوئے اور کہنے لگے "تم کس بات کی وجہ سے اس قدر پریشان ہو؟ گھر جاؤ کہ تمہاری حاجت پوری ہو چکی ہے!

گھر پہنچتے ہی میری والدہ کہنے لگیں "کوئی رئیس شخص تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح تم سے رابطہ ہو جائے"

جب میں نے اس رئیس سے رابطہ کیا تو وہ مجھ سے کہنے لگا ''اب حالات بالکل سازگار ہیں اور سب کچھ آپ کی خواہش کے مطابق ہی ہوگا!''

﴿بائیسویں حکایت﴾

سید ابرقوی اور ایک مریض کی صحت یابی

سید زین العابدین ابرقوی کے کوئی عزیز السر جیسے مرض کے انتہائی مرحلے میں مبتلا ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ آنتوں سے خون آنے لگا تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ طبیبوں نے بھی مایوسی کا اظہار کر دیا تھا اور اس مریض سے کہا کہ اس کا علاج صرف جراحی (آپریشن) ہے۔

جب یہ خبر سید تک پہنچی اور ان سے دعا کی درخواست کی گئی تو سید نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ زیر آفتاب وضو کر کے زیارت عاشورہ پڑھو اور بیمار کے لئے شفا کی دعا کرو!

ایک گھنٹے بعد سید اپنے کمرے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا "خداوند نے اس بیمار کو شفا دے دی ہے لہذا اپنے عزیز و اقارب کو یہ خوشخبری سنا دو!

سید مذکور کا شمار اصفہان کے جید علماء میں سے ہوتا ہے نیز انہوں نے معنوی کمالات پر فائز ہونے کے لئے زیارت عاشورہ کا ورد کیا ہوا تھا اور اسی وجہ سے وہ اس درجے پر فائز ہوئے تھے۔

﴿تیسویں حکایت﴾

سچا خواب اور زیارت عاشورہ پڑھنے کی اہمیت

ایک مومن لکھتے ہیں: ایک مرتبہ میں بہت بڑی مشکل سے دوچار ہوا اور اس وجہ سے شب و روز زیارت عاشورہ پڑھتا تھا لیکن بہت زیادہ مصروفیت کے باعث اس زیارت کو پڑھنا ترک کر دیا۔ میرے چند واقف مومنین کو ایک سنگین مسئلہ درپیش ہوا اور اس وجہ سے کچھ ایسے لوگ تھے جو یہاں کی وہاں اور وہاں کی یہاں (تمامی) کرتے رہتے تھے۔

ایک شب عالمِ خواب میں دیکھا کہ سید الشہداء علیہ السلام کی مجلس برپا ہے اور میں مکان کے دروازے پر عزاداروں کے استقبال کے لئے کھڑا ہوں کہ اتنے میں ایک متفرق دستہ میرے پاس آ گیا جس کے پاس کوئی علم بھی نہیں تھا۔ جب میں نے اُن سے اندر آنے کو کہا تو صاف انکار کر دیا۔ اس دستہ میں میرا ایک واقف کار بھی تھا اور جب میں نے چاہا کہ وہی اندر آ جائے جس کے لئے کافی اصرار بھی کیا مگر وہ پھر بھی نہ آیا۔ واپسی پر میں نے اس کی گردن پر بائیں جانب ایک بدبودار غدود دیکھا اور اسی وجہ سے وہ اندر آنے سے گریز کر رہا تھا لیکن وہ

سلام دعا کیے بغیر ہی چلا گیا۔

میں نے اپنا خواب کسی عالم کو بیان کیا تو وہ کہنے لگے تم لگاتار زیارت عاشورہ پڑھا کرتے تھے لیکن ایک عرصے سے اس عمل کو ترک کر رکھا ہے اور کچھ لوگوں کے حسد کرنے کی وجہ سے تم اس قدر مصیبتوں میں گھر گئے ہو۔ البتہ اس شخص (جسے خواب میں دیکھا تھا) کی وجہ سے کافی مسائل کھڑے ہوئے ہیں اور میں براہ راست اس سے بات کروں گا۔ عالم محترم کے توجہ دلانے پر میں نے چالیس روز زیارت عاشورہ پڑھنے کی نذر مان لی اور اس مدت کے ختم ہونے سے پہلے ہی میری مشکلات رفع ہوگئیں!

﴿چوبیسویں حکایت﴾

کتاب الغدیر کے مؤلف کی وصیت...

کتاب ''الغدیر'' کے مؤلف آیت اللہ امینی '' کے فرزند ڈاکٹر محمد ہادی امینی تحریر فرماتے ہیں:

والد مرحوم کے انتقال کے چار سال بعد یعنی ۱۳۹۴ھ. کے کسی جمعہ کی شب اور اذان صبح سے قبل میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ بہت خوشحال ہیں، میں ان کے قریب گیا، سلام کیا اور پوچھا ''کس عمل نے آپ کو اتنا سعادت مند بنا دیا؟'' فرمایا ''تم کیا کہتے ہو؟ میں نے بطور جواب ایک اور سوال کر ڈالا: ''بابا! جس مکان میں اس وقت آپ کا قیام ہے یہ مقام و مرتبہ اس حساب سے تو یقیناً آپ کی گرانقدر تالیف ''الغدیر'' اسکا سبب ہوگی یا امیر المومنینؑ کے متعلق کوئی اور قیمتی کتاب؟'' بابا کہنے لگے ''بات کو مزید واضح کرو!'' میں نے عرض کی ''اس وقت آپ ہم سے دور ہیں اور ایک دوسری دنیا میں ہیں، اور اس مشکل گھڑی میں بھی ہر لحاظ سے خوش حال لگ رہے ہیں۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ تو آپ کی مذہبی اور دینی خدمات ہی ہوں گی؟'' اس کے بعد مرحوم امینیؒ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر کہنے لگے ''محض حضرت امام حسینؑ کی زیارت کی

بدولت!" میں نے کہا" کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایران و عراق کے سیاسی حالات اس وقت انتہائی کشیدہ ہیں ایسے میں عراق اور بالخصوص کربلا میں جانا تو ناممکن سی بات ہے" آپ نے جواباً فرمایا" امام حسینؑ کی مجالس برپا کرو اور ان میں شرکت کیا کرو تو اس کا ثواب بھی امام حسینؑ کی زیارت کے برابر ہے۔ اے میرے بیٹے! میں نے پہلے بھی تم کو زیارت عاشورہ پڑھنے کی تاکید کی تھی؛ اور اب بھی اسی کی تکرار کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس کو مسلسل پڑھتے رہنا گویا یہ تمہارے واجبات میں سے ہے جبکہ اس عمل کے بے شمار فوائد اور برکتیں ہیں اور یہ دنیا و آخرت میں تمہارے لئے وسیلۂ نجات ہے۔ نیز میرے لئے بھی اس میں دعا کیا کرنا!"

مرحوم امینیؒ کے فرزند تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار نجف اشرف میں قیام کے دوران اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود زیارت عاشورہ کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اور اُن کا یہ سلسلہ تیس (۳۰) برس تک جاری رہا۔

﴿پچیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ کی تاکید

آیت اللہ الحاج سید مرتضٰی موحد ابطحی فرماتے ہیں ”تمباکو کے حرام کئے جانے پر کچھ مشہور علماء و مجتہدین جیسے الحاج نور اللہ، جناب نجفی، شیخ محمد تقی وغیرہ... نے کافی جستجو کی مگر حکومت نے کوئی توجہ نہ دی اور ان کی کوششیں بلاثمر ٹھہریں۔ لہٰذا اس کے بعد انہوں نے عربی میں ایک خط لکھ کر جناب منیر بروجردی کو اصفہان شہر میں ارسال کر دیا تاکہ وہ اس خط کو آیت اللہ محمد حسن شیرازیؒ تک پہنچا دیں جو سامرا شہر میں مقیم تھے۔ جناب منیر بروجردی جب اس شہر میں گئے تو الحاج ملا فتح علی سلطان آبادی اُن سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ضمناً یاد رہے کہ الحاج سلطان آبادیؒ شیخ حسین نوریؒ (مؤلف مفاتیح الجنان، شیخ عباس قمی، کے استاد) کے استاد تھے اور انہوں نے ہی کتاب ”الکلمۃ الطیبۃ فی الانفاق“ کی تالیف کی اور اس کتاب کی تصحیح و ترتیب کا کام شیخ حسین نوریؒ نے انجام دیا تھا۔ بہر حال جب الحاج سلطان آبادیؒ کو چائے پیش کی گئی تو انہوں نے کہا ”جب مجھے طلب ہی نہیں تو کیونکر پی لوں؟!“ اور اس کے بعد کہنے لگے ”مجھے پتا ہے کہ آپ کس غرض سے اس شہر میں

آئے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لائے ہوئے خط کو آیت اللہ محمد حسن شیرازی تک پہنچادوں۔

پھر آپ نے لفافہ کھولے بغیر ہی خط پڑھنا شروع کر دیا یعنی یہ ان کی باطنی بصیرت تھی۔ اس کے بعد الحاج منیر بروجردی نے کہا ''آپ تو دریائے فضیلت ہیں لہٰذا میری خواہش ہے کہ مجھ پر بھی کچھ عنایت کریں تاکہ میں بھی اپنے روزمرہ معمول میں اسے شامل کرلوں تو الحاج سلطان آبادیؒ نے فرمایا کہ تین اعمال کو کبھی ترک مت کیجئے:

ا۔نماز اوّل ماہ (یہ نماز بہت مختصر مگر مفید ہے)

۲۔نماز وحشت (یعنی جب کسی کی موت کی خبر سنو)

۳۔زیارت عاشورہ

الحاج سلطان آبادی بذات خود ماہ محرم الحرام کی پہلی دس تاریخوں میں کربلا کے ہر شہید کے نام زیارت عاشورہ پڑھا کرتے تھے۔ لہٰذا جب بھی ان کو کسی مجلس میں دیکھا گیا تو وہ زیارت عاشورہ میں ہی مشغول نظر آئے اور وہیں سجدہ کرتے اور نماز زیارت پڑھتے۔ نیز زیارت پڑھنے کے دوران کچھ کھاتے نہ پیتے اور نہ کوئی دوسرا کام انجام دیتے۔ حتیٰ کہ ایک محفل میں ان کے سامنے بھی کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کھانے کو تناول فرمایا اور اسی وجہ سے بانیٔ

مجلس کو یہ بات ناگوار گذری مگر جب اُس کو حقیقت کا علم ہوا تو اس نے فوراً اُن کے گھر مجلس کا تبرک (کھانا) بھجوایا۔

الحاج منیر بروجردیؒ کے داماد شیخ محمد باقر اپنی کتاب ''فوز اکبر'' میں تحریر فرماتے ہیں: حالت احتضار میں بھی الحاج سلطان آبادیؒ زیارت عاشورہ میں مشغول تھے اور کبھی کبھی پڑھتے پڑھتے رُک جاتے تھے مگر پھر سلسلہ قائم ہو جاتا، یہاں تک کہ آپ اس دارفانی سے رخصت ہوئے تو اس موقع پر بھی آپ کی زبان پر زیارت عاشورہ کا ورد تھا۔

﴿چھبیسویں حکایت﴾

شیخ غروی کی آخری خواہش...

آیت اللہ سید مرتضیٰ موحد ابطحی فرماتے ہیں: شیخ محمد حسین اصفہانی نے فقہ اور اصول فقہ جیسے علوم پر کافی کتابیں تالیف کی ہیں نیز آپ زیارت عاشورہ پابندی سے پڑھا کرتے تھے، بلکہ خدا سے اُن کی التجا تھی کہ میری زندگی کا آخری عمل زیارت عاشورہ ہو لہٰذا خدا نے بھی اُن کی اس خواہش کا احترام کیا اور اُن کی زندگی کے آخری روز میں زیارت عاشورہ پڑھنے کے بعد ہی اُن کا انتقال ہوا۔

﴿ستائیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور ازدواج

ایک جلیل القدر واعظ وخطیب تحریر کرتے ہیں: کچھ سال قبل ایک نوجوان میرے پاس حاضر ہوا اور اپنی حاجت کے پورا نہ ہونے کی شکایت کرنے لگا۔ وہ کہتا تھا کہ کافی عرصے سے شادی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر ہر مرتبہ کوئی نہ کوئی مشکل درپیش رہتی ہے۔ میں نے اُس سے کہا ''شاید تم نے صحیح جگہ اور صحیح طریقہ اختیار نہ کیا ہو۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ ''ایسا نہیں ہے، بلکہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو آپ خود کسی اچھی جگہ میرا رشتہ طے کر دیں۔''

لہٰذا میں اپنے اس دوست کے پاس چلا گیا جس پر مجھے پورا بھروسہ تھا کہ وہ میری بات کو رد نہیں کرے گا اور اس سے اس نوجوان کے لئے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگ لیا۔ شروع میں تو اس نے حامی بھر لی مگر کچھ عرصے بعد کہنے لگا ''میں استخارہ کرتا ہوں'' اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے منفی جواب دے دیا۔

اس واقعے نے مجھے بہت ملول کیا اور وہ نوجوان کہنے لگا ''دیکھا میری بات سچ ثابت ہوئی نا؟'' میں نے اس سے کہا ''اپنے آپ کو

پریشان مت کرو بلکہ اپنی اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے نماز صبح اور اس کی تعقیبات کے بعد زیارت عاشورہ پڑھو اور اس میں سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام پڑھنا'' اس نے ایسا کرنا شروع کردیا اور ستائیسویں روز میرے پاس خوش خوش حاضر ہوا اور کہنے لگا ''ایک خاندان میں رشتے کی بات کی اور انہوں نے قبول کرلیا ہے، بلکہ آج شام کو ہماری شادی ہے اور میری دلی آرزو ہے کہ آپ میری شادی میں شریک ہوں'' میں نے اس سے کہا ''اپنے بقیہ تیرہ دنوں کو بھول مت جانا کہ تمہاری زندگی کا آغاز زیارت عاشورہ جیسے بابرکت عمل سے ہوا ہے اور اس کے علاوہ بھی جب کبھی کوئی مشکل درپیش ہو تو زیارت عاشورہ کے ذریعے ہی سے اس مشکل کو دور کرنا!''

﴿اٹھائیسویں حکایت﴾

ایک مومنہ، اس کے پڑوسی اور زیارت عاشورہ

حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج سید حسین نظام دینی اصفہانی تحریر فرماتے ہیں: ''ایک دن میں الحاج عبدالغفور کے مکان پر تھا اور وہاں ان کے ایک جاننے والے بنام سید محمد تقی فقیہہ احمد آبادی تھے جو کتاب ''مکیال المکارم فی فوائد الدعاء للقائم علیہ السلام'' کے مؤلف ہیں اور ان کا تذکرہ ہماری اس کتاب کی ۴۳ ویں حکایت میں آئے گا۔ ان کے ایک دوست سید یحییٰ جن کا لقب بنیہ کار تھا یحییٰ بنیہ کار نے جناب احمد آبادی سے کہا'' کچھ عرصہ قبل میرا بھائی فوت ہوا ہے اور میں نے خواب میں اسے بہت اچھی حالت میں دیکھا کہ اس کے جسم پر قیمتی لباس ہے۔ مجھے بہت تعجب ہوا لہٰذا میں نے اس سے کہا'' اے بھائی! اس دنیا میں جا کر بھلا کسے دھوکہ دے دیا؟!'' کہنے لگا'' کسی کو دھوکہ نہیں دیا اور میں ایسا بھی نہیں ہوں'' میں نے کہا ''میں تم کو اچھی طرح جانتا ہوں اور تم اس مکان و لباس کے تو قابل نہیں!'' کہنے لگا''ہاں!'' گذشتہ شب گورکن کی والدہ کے انتقال کی پہلی شب تھی کہ سید الشہداء علیہ السلام ان خاتون کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور جو شخص بھی ان کے پڑوس

میں تھا اسے بھی قیمتی لباس عطا کیا۔ میں نے بھی اس برکت سے فائدہ اٹھایا اور یہی وجہ ہے کہ تم مجھے اس حال میں دیکھ رہے ہو کہ میری حالت بھی بہتر ہو گئی۔

خواب سے بیدار ہوا تو اذان صبح کا وقت قریب تھا۔ میں نے اپنے کاموں کو منظم کیا اور اس تخت فولاد نامی قبرستان میں اپنے بھائی کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کی اور قرآن کی کچھ سورتوں کی بھی تلاوت کی۔ اپنے بھائی کے پڑوس والی تازہ قبر کے متعلق معلوم کیا تو پتا چلا کہ یہی گورکن کی والدہ کی قبر ہے۔ میں نے پوچھا ''انہیں کب دفن کیا گیا؟'' کہنے لگے ''گذشتہ شب'' لہٰذا مجھے پتا چلا کہ بھائی والا واقعہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میں گورکن کے پاس گیا اور اس سے اس کی والدہ کے بارے میں سوال کیا کہ آیا وہ عزاداری کرتی تھیں اور امام حسینؑ کے مصائب پڑھا کرتی تھیں؟ نیز کیا کبھی مولا امام حسینؑ کے روضۂ مبارک کی زیارت کی تھی؟'' کہنے لگا ''نہیں! مگر آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟'' میں نے اس سے اپنا خواب بیان کر دیا تو وہ کہنے لگا ''میری والدہ کو امام حسینؑ اور کربلا سے ایک خاص لگاؤ اور عقیدت تھی وہ روزانہ زیارت عاشورہ پڑھا کرتی تھیں!''

اسی مقام پر الحاج عبدالغفور کا حجرہ تھا اور اسی تخت فولاد نامی

قبرستان جاتے ہوئے ان کے کچھ جاننے والے جمع ہو گئے اور دیگر کچھ علماء بھی وہاں پر حاضر تھے۔ بہرحال مذکورہ تمام افراد گورکن کے پاس گئے اور اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں تو اس وقت الحاج عبد الغفور نے ان خاتون کی قبر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تصدیق کی کہ ''امام حسینؓ نے اس گورکن کی والدہ سے ملاقات کی اور ان کی وجہ سے ان کے پڑوس میں تمام مدفون لوگوں کو قیمتی لباس عطا کیا!

﴿انتیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ اور چند مشکلات کا حل

ایک بندۂ خدا تحریر کرتے ہیں: دو مرتبہ بڑی عجیب وغریب مشکلات میں گرفتار ہوا تو زیارت عاشورہ پڑھنے کی وجہ سے ہی نجات حاصل کی۔

سب سے پہلی مرتبہ تو تین مشکلوں کا سامنا کیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا:

۱۔ مکان خریدنے کی وجہ سے دو لاکھ تومان کا مقروض تھا اور گذشتہ ۹ برس سے اس کی ادائیگی نہ کرسکا تھا۔

۲۔ ایک تو ایسی مشکل تھی جسے بیان بھی نہیں کرسکتا۔

۳۔ رزق کی تنگی کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔

ان پریشانیوں کی بناء پر کافی ذہنی دباؤ کا شکار تھا اور ہر چیز سے ناامید ہوگیا تھا۔ جناب معصومہؑ (امام رضاؑ کی ہمشیرہ) سے توسل کیا تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ چالیس روز تک زیارت عاشورہ پڑھوں اور اس کا ثواب جناب نرجس خاتون کو ہدیہ کردوں اور اس طرح ان محترمہ مقدسہ خاتون کے وسیلے سے ان کے فرزند یعنی امام زمانہؑ کے سامنے پیش

کروں تا کہ وہ خداوند کریم سے میری مشکلات دور کرائیں۔

پہلا توسل روزانہ نماز صبح کے بعد زیارت امین اللہ امیر المومنین حضرت علیؑ کی نیت سے پڑھتا تھا اور اس کے بعد سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا تھا اور اس کے بعد سجدۂ زیارت بجالاتا تھا، اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھتا تھا اور سب سے آخر میں دعائے علقمہ پڑھتا تھا۔ ۲۸ ویں روز میری دوسری مشکل تو حیرت انگیز طور پر دور ہوگئی جبکہ ۳۸ ویں روز میرا ایک قریبی دوست جو میرے قرضے سے واقف تھا میرے پاس آیا، احوال پرسی کی اور اس کے بعد دو لاکھ تومان دے کر کہا ''یہ رقم تمہارے مکان کے قرضے کی ہے'' نیز ۴۰ ویں روز کے بعد میری مالی حالت بھی بہتر ہوتی گئی اور اس کے بعد کبھی مالی پریشانی میں مبتلا نہ ہوا۔

دوسرا توسل پہلے توسل کے ایک سال گذر جانے پر ایک اور مشکل کا سامنا ہوا: تہران سے ایک تاجر آکر کہنے لگا ''ہم نے آپ کے لئے بہت سارا سامان بھجوادیا ہے تاکہ آپ اس سامان کو فروخت کر کے نفع حاصل کریں اور ہمیں اس کی قیمت ارسال کر دیں۔ کچھ دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا سات لاکھ تومان بطور پیشگی بھیج دو

تا کہ اس تاجر کا اعتماد حاصل ہو جائے۔ اس بناء پر میں نے ایک لاکھ تومان بطور قرض حسنہ مہیا کئے اور ایک دوست نے ۵ لاکھ تومان دیئے۔ یہ مجموعی رقم میں نے اس تاجر کو بھیج دی اور تین دن مزید انتظار کیا کہ شاید مال آجائے مگر اس کے برعکس مجھ پر یہ بات منکشف ہوئی کہ وہ تاجر سب کا مال ضبط کر لیتا ہے تا کہ پھر وہ بینک میں رکھ کر سود کھاتا رہے اور اب تک اس پر سات کروڑ تومان کا قرضہ ہو گیا ہے۔ تین سال لگاتار اس کو ڈھونڈتا رہا مگر اس کا کوئی سراغ نہ لگا کہ میں اس سے اپنی رقم حاصل کرتا۔ میں نے اپنے سابق تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوبارہ زیارت عاشورہ پڑھنے کا ارادہ کر لیا اور اس مرتبہ بھی گذشتہ بیان کردہ طریقے کے مطابق متوسل ہوا۔ بیس روز کے بعد اس تاجر نے مجھے ٹیلی فون کیا اور میری خطیر رقم مجھے لوٹا دی اور اس کے چند ہی روز بعد اسے گرفتار کر لیا گیا لیکن میرے علاوہ کسی کو اپنی رقم واپس نہ ملی۔

بہتر ہے کہ میں یہ بھی بتا تا چلوں کہ دونوں مرتبہ میں دلی طور پر غمگین تھا اور سید الشہداء علیہ السلام کے علاوہ باقی سب سے امیدیں توڑ چکا تھا۔

﴿تیسویں حکایت﴾

موت کے بعد کے حالات سے آگہی

ایک عالم دین کہتے ہیں: میرے چچا سید ابوالقاسم محرر حرم امیرالمومنینؑ میں روزانہ زیارت عاشورہ پڑھا کرتے تھے۔انہوں نے سید محمد کاظم یزدیؒ کی کتاب "العروۃ الوثقی" کا ترجمہ بھی کیا ہے۔نیز وہ استادالاخلاق ملاحسن قلی ہمدانی کے بہنوئی بھی تھے؛یادرہے کہ ملاحسن قلی ہمدانیؒ نے علم اخلاق کے چارسو اساتذہ اخلاق کی بنفس نفیس تربیت کی تھی۔بہرکیف میرے چچا دن میں ۲ مرتبہ اس زیارت کو پڑھا کرتے تھے اور ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا جنازہ ایک مکان میں رکھا گیا ہے جہاں شیخ مشکور نماز پڑھ رہے تھے اور اس جنازے سے مختلف قسم کے انوار پھوٹ رہے تھے گویا یہ مقام جنت کے باغوں میں سے ایک تھا۔انہوں نے اس بات کو نقل کیا اور نقل کے کچھ ہی روز بعد سید ابوالقاسم محرر انتقال کر گئے اور ان کا جنازہ اسی مقام پر رکھا گیا جو خواب میں دیکھا گیا تھا اور آقائے بزرگ تہرانی نے ان کی نماز پڑھائی۔

﴿اکتیسویں حکایت﴾

چوری شدہ حصص (Shares) کی واپسی

الحاج سید حسن فرزند مرحوم سید رضا غرضی جو اصفہان کے رہنے والے ایک تاجر تھے، فرماتے ہیں: میرے والد صاحب کے کچھ حصص (Shares) چوری ہو گئے اور کچھ عرصے بعد چور کا پتا بھی چل گیا اور اسے پولیس کے حوالے بھی کر دیا گیا۔ جب اُسے عدالت میں حاضر کیا گیا تو اسے چھ ماہ کی سزا بھی ہو گئی مگر اس کے باوجود بھی اس نے نہ چوری کا اعتراف اور نہ ہی مال برآمد ہوا۔

میرے والد صاحب نے زیارت عاشورہ کو وسیلہ بنایا اور روزانہ نماز صبح کے بعد ۱۰۰ مرتبہ لعن اور ۱۰۰ مرتبہ سلام کے ساتھ اس زیارت کو پڑھتے اور اس کے بعد دعائے علقمہ پڑھتے تھے۔ انہوں نے ۴۰ روز تک اعمال عاشورہ کیا مگر مال کے بارے میں کچھ پتا نہ چلا، لیکن میرے والد صاحب نے زیارت کو ترک نہ کیا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس سے اگلی ہی جمعرات کو میری گیارہ سالہ بہن نے خواب میں چار مردوں اور ایک خاتون کو دیکھا جو علوی سید تھے اور ان کا گذر ایک نانوائی کے پاس سے ہوا تو انہوں نے میری بہن کو سلام کیا اور کہنے لگے "اپنے والد سے کہو کہ

ان کا مال لوٹا دیا جائے گا، البتہ وہ بھی اپنا عدہ پورا کریں!''

اس خواب کو دیکھنے کے ایک عرصہ بعد اس چور نے بازار میں مال فروخت کرنے کا ارادہ کیا اس سے پتا چل گیا کہ یہ مال سید رضا غرضی ہی کا ہے اور وہ مال انہیں واپس مل گیا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس وعدے کا بھی تذکرہ کر دیا جائے جس کا خواب میں ذکر کیا گیا: سید رضا غرضی نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو پہلے ان پر واجب خمس کو شیخ حسین درب کوشکی کو دیا جو آیت اللہ العظمٰی سید ابوالحسنؒ کے وکیل تھے مگر تین ہزار تومان باقی رہ گئے تھے اور اپنے اس قرض کو ادا نہ کیا مگر خواب میں یاد دہانی کروانے پر اسی وکیل کے پاس گئے اور بقیہ رقم بھی ادا کردی۔

بتیسویں حکایت

بہشت میں ہم نشینی اور زیارت عاشورہ

ایک جید عالم فرماتے ہیں: مرحوم آیت اللہ الحاج آغا حسین خادمیؒ، مؤلف مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ اور شیخ عبدالجوادؒ امام حسینؑ کے بڑے مداح تھے اور بہشت میں ایک ہی حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آیت اللہ خادمیؒ کو سلام کیا اور ان سے اس عنایت کی وجہ دریافت کی کہ آپ تو آیت اللہ ہیں جبکہ شیخ عباس قمیؒ محدث اور شیخ عبدالجوادؒ امام حسینؑ کے قصیدہ خواں، تو پھر آپ سب ایک ساتھ کیسے جمع ہوئے؟

فرمایا ''ہم زیارت عاشورہ پڑھنے میں مساوی تھے!!!''

تینتیسویں حکایت

مہلک بیماری سے نجات

حجۃ الاسلام والمسلمین... فرماتے ہیں: میری زوجہ بیمار تھیں اور ان کے غدود بڑھ چکے تھے مگر ہمیں ان کی اس بیماری کا کوئی علم نہیں تھا۔ ایک شب میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسے کمرے میں بند ہوں جہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں اور اس کی چھت پر تین دریچے تھے تاکہ سانس لیا جاسکے۔ کچھ دیر بعد ایک اونٹ آیا اور ان دریچوں پر بیٹھ گیا جس کی وجہ سے سانس لینے کا راستہ بھی بند ہو گیا اور اب تو رہائی کے ناممکن ہونے کے ساتھ ساتھ دم بھی گھٹنے لگا، لہٰذا اِس ہلاکت سے بچنے کے لئے میں نے دعا پڑھنا شروع کردی اور اِسی حال میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

کچھ دنوں کے بعد جب میری زوجہ کی بیماری نے زور پکڑ لیا تو ہمیں علم ہوا اور علاج شروع کیا لیکن ایرانی طبیب اُس کا علاج نہ کر سکے۔ بالآخر ہم نے ڈاکٹر سعید سے رجوع کیا تو وہ کہنے لگے ''میں علاج کروں گا مگر اس کے لئے آپ کو مجھے تین لاکھ تومان دینے ہوں گے'' میں انتہائی پریشان ہو گیا اور اس مشکل سے رہائی کے لئے نذر مانی

اور زیارت عاشورہ پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ اس کے کچھ دنوں بعد جب آپریشن ہوگیا تو میں ڈاکٹر کے پاس حساب کے لئے گیا مگر ڈاکٹر صاحب کہنے لگے "میں کوئی رقم نہیں لوں گا اس لئے کہ تین غدود تھے اور علاج بھی کافی دشوار تھا اور چونکہ مجھے امید نہ تھی کہ میں یہ علاج کرسکوں گا لہٰذا میں نے نذر مانی کہ اگر یہ علاج کامیاب ہوگیا تو کوئی پیسہ نہیں لوں گا نتیجتاً آخر کار زوجہ کو شفا مل گئی اور رقم ادا کرنے کی مشکل بھی ٹل گئی۔"

میں پروردگار عالم کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس نے بیماری دور کردی اور پھر میں نے بھی ڈاکٹر صاحب سے کہا "جب سارے راستے بند نظر آئے تو میں نے بھی نذر مانی تھی کہ زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور اب دیکھیں کہ میری ساری پریشانیاں دور ہوگئیں!"

﴿چونتیسویں حکایت﴾

زیارت عاشورہ کے متعلق ایک غلط فہمی دُور...

ایک عالم دین تحریر کرتے ہیں: حکومت نے ان لوگوں کو خانہ خدا کی زیارت پر جانے سے منع کر دیا تھا جن کے پاس پہلے سے سفر کی اجازت نہیں تھی۔ اگرچہ میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا مگر مجھے خانہ خدا کی زیارت کا بے حد شوق تھا لیکن سفر نہیں کر سکتا تھا لہٰذا میں نے نذر مان لی کہ زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور نذر کو پورا بھی کیا، بلکہ کافی توسل بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ایک شب اس کتاب کے مؤلف کے پاس گیا اور اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے میں نے اُن سے کہا ''آپ نے ان لوگوں کی داستانیں تو تحریر کر دیں جنہوں نے زیارت عاشورہ پڑھی اور ان کی حاجتیں پوری ہو گئیں مگر میرے خیال سے اب آپ ایک کتاب میں اُن لوگوں کی داستانیں جمع کریں جو زیارت عاشورہ پڑھنے کے باوجود اب تک اپنی حاجتوں سے محروم ہیں'' نیز بذات خود میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ ایسے افراد تلاش کروں گا جنہوں نے میری طرح زیارت عاشورہ تو پڑھ لی مگر اُن کی حاجتیں پوری نہیں ہوئیں۔

اسی رات میرے بھائی نے مجھ سے کہا "کیا تم نے کما حقہ کوششیں کی ہیں؟ دوبارہ حج کے دفتر والوں سے رجوع کرو کہ شاید کوئی راہ نکل آئے۔

اگلے ہی روز میں تہران گیا اور صبح سے دوپہر ایک بجے تک بہت جدوجہد کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر میں نے مایوس ہو کر دوبارہ قم جانے کا فیصلہ کرلیا۔

اس کے بعد تو میرے بھائی نے مجھے بہت غصہ میں ڈانٹتے ہوئے تنبیہ کی کہ جاؤ ایک مرتبہ پھر افسر سے رابطہ کرو اور ہم دونوں متعلقہ افسر کے دفتر میں گئے مگر اس بار بھی کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ بس اس پر میں نے اپنے بھائی سے کہا "کوئی فائدہ نہیں اگر نصیب میں ہوگا تو اس زیارت عاشورہ کی برکت سے ہم پر لطف و کرم ہو جائے گا" بس یہی الفاظ ادا کئے تھے کہ ہم سے کہا گیا "ملاقات کے لئے اندر تشریف لے جائیں" اور ہم دفتر میں چلے گئے۔ افسر کے ساتھ گفتگو شروع کی تو اُس افسر نے کہا "مَیں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا!" کہ اسی اثناء میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور ان سے کہا گیا کہ پندرہ افراد کو ویزا دے دیا جائے..." ہم نے فوراً کہا "جناب والا! تو پھر دو مزید نام اس فہرست میں شامل کرلیجئے نا" اور پھر سے ایک فون آیا جس میں دوسری جانب

سے کہا گیا ”آپ فوراً فلاں ہسپتال میں پہنچ جائیں کہ آپ کی والدہ آخری سانسیں گن رہی ہیں...“ بالآخر اس افسر نے ہم کو ویزا دینے کی حامی بھر لی۔

ذی الحجہ کی پہلی تاریخ کو قانونی تقاضے پورے کئے اور دوسری تاریخ کو ویزا مل گیا جبکہ تیسرے روز جدہ جانے والے آخری ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور اس طرح اسی سال حج جیسی سعادت سے مشرف ہوا۔

قابل شایان ذکر بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگوں نے بے حد کوششیں کیں مگر سوائے میرے اُن میں سے کوئی بھی حج کو نہ جا سکا۔ ان میں سے ایک تو میرے قریبی دوست تھے جن سے میں نے پوچھا ”کیا باقی تمام دعاؤں کے ساتھ زیارت عاشورہ بھی پڑھی تھی نا؟“ کہنے لگے ”نہیں! دیگر تمام دعاؤں کو پڑھا، بس ایک زیارت عاشورہ ہی نہیں پڑھی!“

لہٰذا میں سمجھ گیا کہ زیارت عاشورہ کی برکت سے ہی میں اپنی مراد کو پہنچا ہوں اور جو پہلی بار میں نے کہا تھا کہ زیارت عاشورہ بے فائدہ ہے وہ سراسر میری غلط فہمی تھی اور میری جانب سے جلد بازی کا اظہار بھی!

﴿پینتیسویں حکایت﴾

آیت اللہ عبد النبی اراکیؒ سے مروی حکایت...

آیت اللہ عبد النبی اراکیؒ فرماتے ہیں: رسول خداؐ نے جو فرمایا ہے کہ "مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ" یعنی کسی پیغمبر خدا کو اتنی اذیت نہیں دی گئی جتنی اذیت مجھے دی گئی ہے" تو یہاں اذیتوں سے مراد وہ حادثات ہیں جو ان کے بعد ان کے اہل بیتؑ اور شیعوں کے ساتھ پیش آئیں ہیں اور آتے رہیں گے اس لئے کہ پیغمبرؐ اپنے بعد کے حوادث سے باخبر تھے۔ اسی وجہ سے چونکہ پیغمبرؐ بے حد ملول تھے تو پروردگار عالم نے ان کے لئے زیارت عاشورہ مقرر کی اور اس کے دنیا و آخرت کے فوائد سے انہیں آگاہ کیا۔ اس کے بعد اس کے پڑھنے والے کو ضمانت دی اور حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا تا کہ وہ رسولؐ خدا اہلبیتؑ اور ان کے شیعوں کی سعادت کے لئے اس زیارت کو ان تک پہنچادیں:

اوّل: اس کے اخروی فوائد سے بہرہ مند ہوں۔

دوم: دنیوی فوائد کے حصول کے لئے اسے وسیلہ بنائیں۔

اسی لئے امام صادقؑ امام باقرؑ سے، آپؑ امام زین العابدینؑ سے، آپؑ امام حسینؑ سے، آپؑ امام حسنؑ سے، آپ امام علیؑ سے، اور

آپؑ رسول خداؐ سے نقل کرتے ہیں جبکہ خود رسول خداؐ جبرئیلؑ سے، جبرئیلؑ قلم سے، قلم لوح سے، اور لوح خداوند متعال سے نقل کرتے ہوئے (سب کے سب) ضامن ہیں اور اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ جس کسی کی کوئی حاجت ہو اور وہ زیارت عاشورہ پڑھے تو خداوند متعال اپنی قدرتِ کاملہ سے محمدؐ و آل محمدؐ، ان کے شیعوں اور ان کے شیعوں کے دوستوں پر اپنے فضل کی وجہ سے اس کی تمام حاجتوں کو پورا کرے گا۔

اس بندۂ ناتواں (مؤلف کتاب کنز المخفی) نے بھی اپنی ایک مشکل کے دور ہونے کی غرض سے زیارت عاشورہ کو پڑھنا شروع کیا اور خداوند متعال نے اس کی حرمت کی بناء پر میری زیارت کو قبول کیا اور میں آج تک نہیں جانتا کہ میری یہ حاجت کس طرح سے پوری ہوگئی؟! لہٰذا میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ خلاصۂ اور فہرست وار اپنے توسلات کو تحریر کروں تاکہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو تو اس کی وہ حاجت بغیر کسی تردد کے پوری ہو جائے۔

﴿چھتیسویں حکایت﴾

مہنگائی سے نجات اور مینہ برسنا

شیخ نصیری آیت اللہ کوہ کمرہ ای اور شیخ گل محمد ابہری کے حواشی سے نقل کرتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران اتحادیوں کے دور میں لوگوں کو کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ایک روٹی کی قیمت دس ریال یعنی ایک تومان تھی جبکہ پورے مہینے میں ایک طالبعلم کو صرف دس تومان کا وظیفہ ملتا تھا۔اس مسئلے کی وجہ سے آیت اللہ کوہ کمرہ ای نے چالیس طالبعلموں کو امر فرمایا کہ وہ مسجد جمکران جائیں اور چھت پر جا کر زیارت عاشورہ پڑھیں جس میں لعن وسلام سو سو مرتبہ پڑھیں اور امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت عباسؑ اور حضرت علی اصغرؑ سے متوسل ہو کر مہنگائی سے نجات اور بارش کے برسنے کی دعا کریں۔ یاد رہے کہ ان چالیس طالبعلموں میں شیخ نصیری بھی شامل تھے جنہوں نے اس داستان کو نقل کیا ہے اور ان کیساتھ گل محمد اور واعظی بھی جو گذشتہ چار سال سے مجلس شوریٰ کے نمائندے تھے۔

بہر کیف وہ نقل کرتے ہیں کہ بالآخر جب ان توسلات کی مدت ختم ہوئی تو ہم مسجد جمکران سے واپس پلٹے اور باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا

بادل چھا گئے اور اس قدر بارش برسی کہ سڑکیں پانی سے بھر گئیں مگر خدا کی رحمت برستی رہی اور ایک روٹی کی قیمت دس ریال سے گھٹ کر چھ ریال ہوگئی!!!

﴿سینتیسویں حکایت﴾

علمِ کیمیا کے لئے زیارت عاشورہ کا ورد

شیخ محمد سماوی حائری لکھتے ہیں: شیخ انصاری کے نواسے نے نجف اشرف میں مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے علم کیمیا کے حصول کے لئے امام حسینؑ سے رجوع کیا اور تین سال تک آنحضرتؑ کے حرم مطہر میں زیارت عاشورہ معروفہ اور غیر معروفہ کا ورد کیا اور تین سال کے بعد امام حسینؑ کو خواب میں دیکھا۔ آنحضرتؑ نے اس سے اس کی آرزو اور اسقدر طولانی توسل کی دلیل دریافت کی تو اس شخص نے کہا "مجھے سونا بنانے کا علم (علم کیمیا) چاہئے" امام حسینؑ نے فرمایا "یہ علم تمہارے لئے مفید نہیں ہے!" اس شخص نے کہا "میں علم کیمیا کا طالب ہوں" امامؑ نے فرمایا "روزانہ صبح ایک شخص حضرت حبیب ابن مظاہر کی قبر پر آتا ہے اس کے پاس یہ علم موجود ہے!"

وہ شخص جب نیند سے بیدار ہوا تو فوراً حرم امامؑ کی جانب روانہ ہوا۔ اس وقت وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا اور جب وہ نابینا شخص داخل ہوا تو لوگوں نے اسے صدقہ دینا شروع کردیا! وہ شخص اس نابینا کے پاس گیا اور اپنی مراد اس کو بیان کردی تو اس نابینا نے ناواقفیت کا اظہار کیا

لہٰذا جب ناامیدی نظر آئی تو پھر سے متوسل ہوا اور تیسری دفعہ میں امام حسینؑ کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا ''اپنی حاجت اسی شخص سے طلب کرو!'' اور اس بار امام حسینؑ نے اس نابینا سے اس طالب کیمیا کا تعارف کروا دیا اور اس سے فرمایا ''اب تم مجھے کبھی بھی خواب میں نہیں دیکھو گے!'' نیند سے بیدار ہونے کے بعد دوبارہ اس نابینا شخص کے پاس گیا اور اس سے کافی اصرار کیا۔ اس مرتبہ وہ نابینا شخص اسے ابوفہد حلیؒ کی قبر پر لے گیا اور اسے ایک مجموعہ دیا اور اس سے استفادہ کی غرض سے اس کی تشریح کردی۔ پھر اس سے کہا ''یہ تانبا ہے اور اس فلاں مادے کے ذریعے اس کو سونے میں تبدیل کر سکتے ہو اور اس طرح بمقدار ضرورت جو تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے کافی ہو سونا حاصل کر سکتے ہو!'' طالب کیمیا نے قبول نہ کرتے ہوئے کہا ''مجھے یہ مادہ (کیمیکل) نہیں چاہئے، بلکہ علم کیمیا چاہئے'' اس پر اس نابینا شخص نے کہا ''تو پھر ۳ دن کے بعد مجھ سے دوبارہ رابطہ کرنا'' لیکن جب تین دن کے بعد یہ شخص ملاقات کے لئے گیا تو اس کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کے تمام اثاثوں کو باہر پھینک دیا گیا تھا۔

﴿اڑتیسویں حکایت﴾

آیت اللہ بہجت کا فرمان...

بروز جمعہ ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ. کو آیت اللہ بہجت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے گذارش کی کہ میرے لئے زیارت عاشورہ پڑھیں اگرچہ میں جانتا تھا کہ آپ روزانہ زیارت عاشورہ پڑھتے ہیں۔ نیز میں نے ان سے عرض کی کہ میں نے چند ایسے لوگوں کے قصے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے جنہوں نے زیارت عاشورہ پڑھی اور اس کے وسیلے سے اُن کی حاجتیں حیرت انگیز طور پر بر آئیں۔

انہوں نے فرمایا: زیارت عاشورہ کا مضمون ہی اس کی عظمت کو واضح کرتا ہے بالخصوص جب ہم زیارت کی سند میں ملاحظہ کرتے ہیں کہ صفوانؒ نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ زیارت عاشورہ پڑھو اور ہمیشہ پڑھتے رہو کہ میں اس کے پڑھنے والوں کے لئے چند چیزوں کا ضامن ہوں:

۱۔ اس کی زیارت قبول کی جائے گی۔

۲۔ اس کی کوششوں پر اس کو سراہا جائے گا۔

۳۔ بغیر کسی حجاب کے اس کا سلام امامؑ تک پہنچے گا اور خداوندا

کریم کی جانب سے اس کی حاجت پوری ہوگی وہ کبھی اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا۔

اے صفوان! یہ ضمانت میرے والد (امام باقرؑ) نے دی ہے اور انہوں نے یہ ضمانت امیر المومنینؑ سے اور امیر المومنینؑ نے رسول خداؐ سے جبکہ رسول خداؐ نے جبرئیلؑ سے اور اس جلیل القدر فرشتے نے پروردگار سے نقل کی ہے۔ نیز ان تمام ذوات مقدسہ نے اس زیارت کے لئے ضمانت دی ہے اور خداوند کی قدوسیت کی قسم کہ جو شخص بھی امام حسینؑ کی اس کے ذریعے زیارت کرے گا خواہ وہ نزدیک ہو یا دُور خواہ اُس کی کوئی بھی حاجت کیوں نہ ہو ضرور پوری ہوگی۔

اسنادِ احادیث میں وارد ہے کہ زیارت عاشورہ حدیث قدسی میں سے ہے اور اسی وجہ سے ہمارے بے شمار علماء اور اساتذہ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود زیارت عاشورہ کو پابندی سے پڑھتے تھے جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ آیت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانیؒ جن کی کئی تالیفات ہیں۔ انہوں نے خداوند سے درخواست کی تھی کہ ان کی زندگی کے آخری ادا کیے گئے کلمے زیارت عاشورہ ہوں اور اس کے بعد جلد ہی خدا ان کی روح قبض کرلے تو خدا نے بھی ان کی اس حاجت کو پورا کیا اور زیارت

عاشورہ پڑھنے کے بعد ان کی روح ملکوت اعلیٰ کی طرف پرواز کرگئی، اُن کی روح جوارِ رحمت میں جا ٹھہری اور اولیائے خدا کے ساتھ محشور ہوئی۔

۲۔آیت اللہ شیخ صدرا اپنی تمام تر علمی مصروفیات کے باوجود زیارت عاشورہ پڑھنے کے پابند تھے۔

۳۔ایک جید عالم فرماتے ہیں: ایک دن وادی السلام میں مقام امام مہدیؑ کے پاس گیا جہاں میں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جن کا چہرہ نورانی تھا اور وہ زیارت عاشورہ پڑھنے میں مشغول تھے نیز ایسا لگتا تھا کہ کوئی زائر ہیں۔ جب میں ان کے قریب گیا تو ان کی صورت مزید واضح ہوئی گویا پردہ ہٹ گیا اور میں نے امام حسینؑ کا روضہ دیکھا جہاں زائرین عبادت وزیارت میں مشغول تھے۔ میں نے بڑا عجیب منظر دیکھا اور ذرا پیچھے ہٹا تو دوبارہ طبعی حالت میں آ گیا۔ دوبارہ اس ضعیف شخص کے قریب گیا تو وہی پہلے کی سی حالت پیدا ہوگئی اور یہ حالت مجھ پر کئی بار طاری ہوئی!

اگلے دن صبح اس مقام پر گیا جہاں زائرین حاضر ہوتے ہیں تاکہ ان سے کچھ پوچھ سکوں اور جب میں نے معلومات حاصل کیں تو کہنے لگے "وہ شخص زیارت۔ کے لئے آئے تھے اور آج اپنا سامان باندھ کر یہاں سے کہیں اور جا چکے ہیں" پھر میں نے بہت چاہا کہ ان سے

ملاقات ہو جائے مگر مایوسی کے سوا کچھ نہ ہاتھ آیا۔ اور پھر وادی السلام کا رُخ کیا کہ شاید وہاں ان سے ملاقات ہو جائے۔ وہاں پر ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس نے مجھے عجیب وغریب غیبی امور سے آگاہ کیا اور میرے بغیر کسی سوال کئے میرے کئی مسائل پر روشنی ڈالی۔ پھر مجھ سے کہنے لگے "وہ زائر جس کا تم پیچھا کر رہے ہو چلا گیا ہے!"

﴿انتالیسویں حکایت﴾

حلِ مشکلات کے لئے ایک خواب دیکھا...

ایک عالم دین تحریر فرماتے ہیں: ایک ایسی مشکل میں گرفتار ہوا کہ راہِ حل نہ سوجھتی تھی اور اسی وجہ سے میں بے حد پریشان تھا یہاں تک کہ ''زیارت عاشورہ'' نامی کتاب ہاتھ لگی اور جب کتاب کو پڑھا اور اس کے مضمون سے آگاہ ہوا تو ارادہ کرلیا کہ ماہِ صفر کی پہلی تاریخ سے چالیس روز تک سو سو مرتبہ لعن و سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور دیگر تمام آداب کی رعایت کرتے ہوئے اپنی مشکلات کے حل کی غرض سے دعائے علقمہ بھی پڑھوں گا۔ یاد رہے کہ ایک ضمنی مشکل میرے بھائی کی شادی کا مسئلہ تھا۔ زیارت عاشورہ پڑھنا شروع کردیا اور ۳۴ ویں روز جو عید الزہرا سلام اللہ علیہا بھی تھی عید کے لوازمات کی تیاری میں مشغول ہوگیا اور زیارت پڑھنا بھول گیا۔ کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب کے گھر میں ختمِ سورۂ انعام کی محفل برپا ہے اور سب جمع ہوکر قاری صاحب کا انتظار کررہے ہیں مگر قاری صاحب نے آنے میں دیر کردی لہٰذا انہوں نے مجھ سے سورۂ انعام کی تلاوت شروع کرنے کو کہا۔

بیدار ہونے کے بعد اصفہان شہر میں مقیم ایک عالم کو ٹیلی فون کیا

اور اپنا خواب ان سے بیان کر دیا تو وہ کہنے لگے ”آپ کے کاموں میں تین امور بڑے نمایاں ہیں جن میں سے تیسرا امر زیارت عاشورہ ہے جسے آپ پڑھ رہے تھے مگر اب ترک کر دیا ہے لہٰذا آپ دوبارہ یہ سلسلہ قائم کر کے اس عمل کو جاری رکھیں! ان کے مشورے کے مطابق میں نے دوبارہ زیارت عاشورہ کو پڑھنا شروع کر دیا اور چالیسویں روز میری تمام پریشانیاں دور ہوگئیں، بلکہ ایک مکان خریدنے کا بھی موقع فراہم ہوا۔

اس کے بعد مکان خریدنے میں ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو میں نے نذر مان لی کہ چالیس روز زیارت عاشورہ پڑھوں گا تو الحمد للہ اس مکان کو خریدنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے بعد میرے بھائی کی شادی کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

﴿چالیسویں حکایت﴾

ایک معزز شخص کا بے عزت ہونے سے بچ جانا

ایک محترم جو تمام ائمہ معصومینؑ کی ولادت وشہادت کے مواقع پر محفل ومجالس منعقد کرتے ہیں اور قصیدہ ونوحہ خوانوں اور حاضرین محفل و مجلس کے لئے رات کے کھانے کا بندوبست کیا کرتے ہیں فرماتے ہیں: میرے کسی عزیز کے ہاں مجلس عزا برپا تھی اور انہوں نے کسی ظرف (برتن) میں کچھ کھانا رکھ کر میرے ہاں بھجوایا اور چونکہ ہمارا گھر اس وقت مہمانوں سے بھرا تھا لہٰذا اس کا ظرف گم ہوگیا اور بعد میں اس کے مالک نے مجھ سے اس کا مطالبہ کیا۔ میں نے اُن سے کہا مجھے اس کی پہچان نہیں ہے۔ ''آپ خود ہی تشریف لائیں اور اپنا ظرف تلاش کرلیں'' جب وہ آئے تو انہیں بھی وہ نہ ملا لہٰذا وہ ملامت کرنے لگے اور جہاں جاتے یہی کہتے کہ ''یہ لوگ کس قسم کے دیندار ہیں جبکہ لوگوں کے برتن (ظروف) چُراتے ہیں؟!''

بات اتنی بڑھ گئی کہ جہاں جاتے وہاں اس کا تذکرہ کرتے اور کہتے ''میں اس ظرف کی چوری کبھی معاف نہیں کروں گا'' بلکہ ایک مرتبہ میرے پاس آکر کہنے لگے ''جیسے بھی ہو تم سے وصول کرکے رہوں گا!''

میرے کسی عزیز نے کہا ''آپ ایک ظرف خرید کر اسے دے دیں تا کہ اس کے شر سے نجات مل جائے'' میں نے ایسا ہی کیا اور انہیں ان کی چیز بھجوادی تو پھر اب وہ لوگوں سے کہتے پھرتے ''دیکھا، کس طرح وصولیابی کی؟!'' بالآخر میں اس واقعے سے بے حد پریشان اور ملول ہوا۔ میں نے زیارت عاشورہ پڑھنا شروع کی اور گریہ کرتے ہوئے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور جناب معصومہ علیہا السلام سے مخاطب ہوا اور فریاد کی ''خدارا! اے شہزادی کونین اور اے خواہر امام ضامن میری آبرو مجھے لوٹا دیں ورنہ...'' اور اتنا پریشان تھا کہ نہ جانے کیا کچھ کہہ گیا۔ فیکٹری میں بھی دوران کام روتا جاتا تھا اور اندرونی طور پر بے حد شاکی تھا کہ اسی اثناء میں دو جلیل القدر خواتین کے سایوں پر نظر پڑی اور ان کے احترام میں کھڑے ہونا چاہا مگر ان میں سے ایک نے اپنے ہاتھ سے جسے میں دیکھ نہ سکا اشارہ کیا اور فرمایا ''بیٹھ جاؤ!'' میں مبہوت بیٹھا رہا اور کھڑے ہونے یا گفتگو کرنے کی سکت تک نہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا ''جو کہتا ہے کہ تم سے وصول کر کے دکھاؤں گا اس سے کہہ دو کہ وہ ظرف جس کا دستہ شکستہ ہے اس کی کناریوں پر شگاف پڑ گئے ہیں اور اس کے اندر سوراخ ہو چکا ہے وہ تمہاری بیٹی کے گھر پر ہے۔ نیز تم نے اس طرح جسارت اور ہماری ملامت کیوں کی؟!'' یہ کہہ کر وہ دونوں محترم خواتین

نظروں سے اوجھل ہوگئیں۔ اب مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ سے کہا کہ یہ کون تھیں؟؟؟ اُٹھ کر ان کے تعاقب میں گیا تاکہ انہیں بُلاؤں تو میں نے اپنے آپ سے کہا ”انہوں نے مجھ پر تصرف کیا تھا اور اسی وجہ سے میری طاقت سلب ہوگئی تھی اور اب میں ان کا سراغ کسی طور نہیں لگا سکتا۔

بالآخر اسی لباس میں روتے ہوئے اس شخص کے گھر گیا تو وہ باہر نکلا اور مجھے ایسی حالت میں دیکھ کر کہنے لگا ”تمہاری آنکھیں سُرخ کیوں ہیں؟ روکیوں رہے ہو؟ اس لباس میں باہر نکل آئے خیر تو ہے؟“ میں نے کہا ”وہ ظرف جس کا دستہ شکستہ ہے، جس کی کناریوں میں شگاف پڑ چکے ہیں اور جو سوراخ دار ہے وہ تمہارے بیٹی کے گھر پر ہے!“ جب اسے حقیقت کا علم ہوا تو بہت عذر خواہی کی اور جب بھی مجھ سے ملتا کہتا ”بھائی، مجھے معاف کردو!“ میں بھی کہتا ”میں تمہارا ممنون ہوں اس لئے کہ تمہاری وجہ سے میں بہت بڑی کرامت سے فیضیاب ہوا ہوں!“

﴿اکتالیسویں حکایت﴾

پروف ریڈر اور شفائے چشم

ایک مومن برادر کہتے ہیں: میں ایک چھاپے خانے میں پروف ریڈر ہوں۔ ایک مرتبہ اپنے کام کے دوران میری آنکھوں میں جلن ہونے لگی اور وہ سوج کر سرخ ہوگئیں۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ آنکھیں ضعیف ہوگئی ہیں۔ کتاب کے مضمون سے آگہی ملنے پر مجھ پر لازم ہوگیا کہ زیارت عاشورہ پڑھوں اور ظاہر ہے کہ میری غرض شفائے چشم تھی۔ چند روز زیارت عاشورہ پڑھنے کی وجہ سے باری تعالٰی نے مجھے شفائے چشم جیسی نعمت عنایت کی اور میں اس وجہ سے اُس خداوند کا بے حد مشکور ہوں! کہ میرے ذریعے روزی کو خدائے بصیر نے محفوظ کردیا۔

﴿بیالیسویں حکایت﴾

شوہر کی واپسی...!

عراق کی ایک پناہ گزین خاتون لکھتی ہیں: ایک بہت بڑی مشکل میں گرفتار ہوئی اور ہر طرف سے ناامیدی کے بادل چھا گئے تھے، کہیں سے بھی راہِ حل نہ سوجھی "مفاتیح الجنان" "التحفة الرضويه" اور "المخازن" جیسی کتابوں کی تمام دعائیں پڑھ چکی تھی، بلکہ اکثر دعاؤں کو تو آدھی رات کے بعد زیرِ آسمان پڑھا تھا۔ بالآخر زیارت عاشورہ کی مدد سے حیرت انگیز طور پر میری حاجت پوری ہوگئی۔ اس قصے کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

میرے محترم شوہر انتہائی نیک سیرت، ممتاز، اپنے آپ میں مگن، معنوی کمالات سے آراستہ اور خوش خلق ہیں۔ بیوی بچوں کے ساتھ نیک سلوکی میں تو مشعل راہ ہیں مگر ایک مرتبہ میرے بھائیوں سے کسی بات پر جھگڑا ہوگیا اور مجھے کہنے لگے "اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرلو!" میرے شوہر اس قدر سنجیدہ تھے کہ مخالفت کی گنجائش تک نہ تھی۔

میں بہت حیران و پریشان ہوئی کہ ایسے کس طرح سے ہوسکتا ہے؟ میں اپنے رشتہ داروں سے ناطہ کیسے توڑ سکتی ہوں؟! یہاں تک کہ

میرے شوہر کہنے لگے ''جب تک ان سے انتقام نہ لے لوں خاموش نہیں بیٹھوں گا!''

مجھے قم منتقل کر دیا اور قم سے... اور ہمیشہ کہتے رہتے ''انتقام ضرور لوں گا!'' معلوم نہیں اس بات سے ان کا کیا مقصد تھا اور وہ کیا کرنا چاہتے تھے؟ اس کے بعد ہمیں اطلاع دیئے بغیر کہیں چلے گئے اور ہمیں کہیں سے پتا لگا کہ جرمنی یا فرانس والوں سے پناہ کی درخواست کی ہے نیز ہمیں ایک پیغام یہ بھی ملا کہ اب کبھی نہیں لوٹوں گا۔ حتیٰ کہ قسم کھالی تھی اور اس طرح سے ہماری ازدواجی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی تھی۔ میں کسی سے ان کی واپسی کے بارے میں سوال کرتی تو جواب نفی میں ملتا۔ کہتے تھے ''میرے شوہر کچھ بھی کر سکتے ہیں!'' یہاں تک کہ میرے جاننے والوں نے جو دعائیں وغیرہ بتلائیں میں نے انہیں بھی پڑھ ڈالا اور آخر کار مسئلہ حل ہی نہیں ہو رہا تھا تو میں بہت پریشان ہو گئی کہ میرے بچوں کا کیا ہو گا؟!

جب آیت اللہ سید مرتضیٰ موحد ابطحی یعنی مؤلف کے والد بزرگوار کے انتقال کی خبر مجھ تک پہنچی تو ان کے جنازے میں شرکت کی اور ان کے فرزند آیت اللہ محمد باقر موحد ابطحی جو اُن کی قبر کے نزدیک تھے کہنے لگے ''مرحوم کے ذہن میں امام حسینؑ کی قبر مطہر کے ایک میٹر کے احاطے سے

حاصل کی گئی خاکِ شفا کی کچھ مقدار رکھی گئی ہے اور دسویں محرم (عاشورہ) کے روز اس قدر سرخ ہو جاتی تھی کہ ہر کوئی بآسانی اس کا مشاہدہ کر سکتا تھا۔ اس بناء پر جس کسی کی کوئی اہم حاجت ہو اسے چاہئے کہ نذر مان لے کہ زیارت عاشورہ کا ختم کرے گا تو انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

میں لاشعوری طور پر رونے لگی اور اس عرصے میں ہمیشہ خواب میں زیارت عاشورہ پڑھتے ہوئے دیکھتی اور سجدے کے وقت نیند سے بیدار ہوتی۔

پریشانی کی شدت کی وجہ سے اور کچھ دیگر اثرات کی بناء پر دو مرتبہ زیارت عاشورہ پڑھی تو ایک شب خواب میں دیکھا کہ گویا مجلس عزا برپا ہے اور میں نے اس میں شرکت کی ہے اور مہمانوں کی حلوے سے مہمان نوازی کی جا رہی ہے۔ میں نے بھی ایک حصہ لے لیا اور اسے کھولا تو اس میں ایک خط تھا جس میں ایک شعر لکھا ہوا تھا جو اس وقت مجھے یاد نہیں۔ اس میں ایک سرخ رنگ کا رومال اور ایک تقویم نما پیالی تھی جس پر لکھا تھا ''جمادی اول، جمادی دوم'' نیند سے بیدار ہونے پر تعبیر بیان کرنے والے ایک عالم کو ٹیلی فون کر کے اپنا خواب بیان کیا تو انہوں نے یہ تعبیر فرمائی کہ ''آپ کسی مہم حاجت کے لئے دعا کے پڑھنے

میں مشغول ہیں اور آپ کی مراد جمادی الاول یا جمادی الثانی کے مہینے میں پوری ہوگی!'' اس کے بعد زیارت عاشورہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا تو پھر سے ایک شب خواب میں دیکھا کہ حمام سے باہر آئی ہوں مگر میری کمر کا کچھ حصہ دھلے بغیر رہ گیا ہے جو صاف نہیں ہوا۔ میں دوبارہ حمام گئی اور اسے اچھی طرح سے دھویا تا کہ صاف ہو جائے۔

عالم سے دوبارہ اپنا خواب بیان کیا تو وہ کہنے لگے ''آپ کے اعمال قبول کر لئے گئے ہیں، جبکہ دوسرے غسل کے معنٰی یہ ہیں کہ آپ جس مشکل میں گرفتار ہوئی ہیں اس سے نجات ملے گی اور جن دعاؤں اور توسلات کا سہارا آپ نے لیا ہے وہ اب صورت اختیار کر چکے ہیں'' میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں نے اپنے توسلات کا اختتام زیارت عاشورہ کے ذریعے کیا ہے اور میری حاجت پوری ہو جائے گی۔ دوبارہ زیارت عاشورہ اور دعائے علقمہ پڑھنے کے بعد نماز پڑھی اور سید مرتضٰی موحد ابطحی کی قبر کی زیارت کو گئی، خادم کو کچھ رقم دی اور اس سے درخواست کی کہ مصائب پڑھے اور اس کا ثواب مرحوم کو ہدیہ کر دے۔ اس کے بعد میں گھر لوٹ آئی۔ اسی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا سڑک پر مقید ہوگئی ہوں اور میری صورت انتہائی زیبا تھی اور شخصیت بھی عجیب طرح سے نکھری ہوئی تھی، البتہ مکمل حجاب میں تھی اور میرے

ہاتھ میں ایک بڑی اور سبز رنگ کی تسبیح تھی۔ نیز میرے سامنے ایک سید بھی تھے جنہوں نے میری جانب رخ کر کے فرمایا ''خدا تمہاری مراد پوری کرے گا'' اس کے بعد میں ان کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئی۔ میں نے اس خواب کا تذکرہ کسی سے نہ کیا۔ بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور جب ریسیور اُٹھایا تو جانی پہچانی آواز سنائی دی مگر تشخیص نہ کر سکی۔ انہوں نے کہا ''میں فلاں (شوہر) بول رہا ہوں!'' میں نے کہا ''کیا بات کر رہے ہیں، آپ ہیں کہاں؟!'' کہنے لگے ''میں ابھی شہر اصفہان میں ہوں'' میں نے کہا ''تو گھر کیوں نہیں آتے؟'' کہنے لگے ''آ ہی رہا ہوں، بس چاہتا تھا پہلے خبر دے دوں تا کہ غافل نہ رہو'' میں نے کہا ''خوش آمدید!'' اس لحظہ کہ جب یہ سطور لکھ رہی ہوں وہ لحہ مجھے یاد آ رہا ہے جب ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور میرا پورا بدن لرزنے لگا اور مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ اس لحظہ کی خوشی بیان سے باہر ہے!

جب میرے شوہر گھر پر آئے تو سب سے پہلے ان مرحوم کے فرزند کے گھر گئی کہ ان کا گھر ہمارے گھر کے قریب ہی ہے اور ساری داستان ان سے بیان کر دی۔ اس کے بعد میں نے سید کی قبر پر جانے کا ارادہ کیا تا کہ ان کا بھی شکریہ ادا کر دوں لیکن نہ جا سکی اور خدا کا شکر کہ اب

ہم ایک ساتھ زندگی گذار رہے ہیں اور کوئی چیز ہماری مخلص ازدواجی زندگی میں حائل نہیں!

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا بھی تذکرہ کردوں کہ میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ ''آپ تو ارادے کے اتنے پکے ہیں اور آپ نے تو کئی مرتبہ کہہ دیا تھا کہ اصفہان سے نہیں آؤں گا تو پھر آخر کس چیز نے آپ کے ارادے کو بدل دیا اور آپ ہمارے پاس لوٹ آئے؟

کہنے لگے ''شروع میں تو اتنا متاثر تھا کہ اصفہان سے واپسی کا تصور بھی میرے دل میں نہیں آتا تھا مگر فلاں تاریخ (جو تقریباً میرے زیارت عاشورہ شروع کرنے کی تاریخ ہی تھی) کو عجیب ذہنی کشمکش کا شکار ہوا اور میرے اعصاب تک جواب دے گئے، باوجود بہت سوچ بچار کے کوئی راہ حل سامنے نہ آئی تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ فرانس کا سفر کروں لیکن بہت رنجیدہ خاطر ہوا، اس کے بعد ترکی جانے کا ارادہ کیا مگر پھر بھی سکون نہ ملا، بالآخر میں نے جب اصفہان لوٹ آنے کا ارادہ کیا تو ایک عجیب آرام وسکون کی کیفیت طاری ہوئی اور اسی وجہ سے میں لوٹ آیا۔''

اہم نکتہ میرے شوہر کی واپسی جمادی الاول اور جمادی الثانی میں ہی ہوئی یعنی انہی دنوں میں کہ جن کا تذکرہ خواب میں کیا گیا تھا اور اسی

وجہ سے ان مرحوم کی قبر پر ہمیشہ جاتی ہوں جس طرح کہ ہمیشہ زیارت عاشورہ پڑھتی ہوں۔

میں ہر مومن مرد و عورت کو تاکید کرتی ہوں کہ اپنی زندگی کی مشکلات میں رحمت خداوندی اور اہلبیتؑ سے مایوس نہ ہوں، بلکہ دعا و توسل کے ذریعے ان نایاب وبیش قیمت موتیوں کو حاصل کریں اور جس قدر ممکن ہو اس عظیم اکسیر سے مستفید ہوں۔ نیز خدواند کے لطف و عنایت کو حاصل کریں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

﴿تینتالیسویں حکایت﴾

خواب میں زیارت عاشورہ کا حفظ کرنا

مرحوم ومغفور آیت اللہ الحاج سید محمد تقی موسوی احمد آبادی کی زوجہ اور مرحوم آیت اللہ الحاج سید مرتضیٰ موحد ابطحی کی زوجہ ایک سال عراق کی زیارتگاہوں پر ایک ساتھ روانہ ہوئیں اور اپنے فرزند استاد آیت اللہ سید محمد علی موحد ابطحی کے گھر میں قیام کیا۔

ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ دونوں بیٹوں کی موجودگی میں زیارت عاشورہ پڑھ رہی ہیں اور ان کا رخ کمرہ کی چھت کے کسی گوشے کی جانب ہے۔ اگلے روز اُن سے پوچھا گیا "خواب میں کیا دیکھا اور آپ کیا پڑھ رہی تھیں؟" کہنے لگیں "ایک شخص کو فلاں فلاں حالت میں دیکھا اور انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں زیارت عاشورہ پڑھوں لہٰذا میں نے پڑھنا شروع کردی۔" اس شب کے بعد انہوں نے زیارت حفظ کرلی اور ہمیشہ پڑھتی تھیں۔ جب کوئی طویل راستہ طے کرتیں تو زیارت عاشورہ پڑھ لیتیں اور جو پہلی مسجد نظر آتی اس میں سجدہ کرتیں اور نماز زیارت پڑھ لیتیں۔ خدا انہیں بہشت میں جگہ دے اور وہ جنت کے باغوں میں بہرہ مند ہوں!

﴾چوالیسویں حکایت﴿

ارواح کا بہترین زادِ راہ کے متعلق خبر دینا...

آیت اللہ سید حسن شیرازیؒ جو مرحوم آیت اللہ میرزا شیرازیؒ کے نواسے تھے فرماتے ہیں: ایران سے واپسی کے بعد دوسری جنگ عظیم اور ایران عراق کی سرحد پر پابندی لگ جانے کی وجہ سے میں اپنے گھر والوں کے متعلق بے حد پریشان تھا اور اُن سے رابطے کی کوئی صورت بھی نہ تھی۔ ایک دن میں نے ایک ایسے شخص سے رجوع کیا جو عالم ارواح سے رابطے میں تھے، ارواح سے ان کے رابطے کی وجہ ہپناٹزم وغیرہ...نہ تھی۔ میں نے ان سے دو سوالات کئے جن کے جوابات بالکل ٹھیک ٹھیک ملنے پر میں نے اُن سے ایک تیسرا سوال بھی کر ڈالا۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ آخرت کے توشے کے لئے بہترین عمل کون سا ہے؟ انہوں نے پہلے تو مجھے کافی نصیحت کی اس کے بعد فرمایا ''بہترین عمل زیارت عاشورہ پڑھنا ہے!'' اسی وجہ سے آیت اللہ سید محمد حسن شیرازی اپنی ؒ کے آخری ایام تک زیارت عاشورہ پابندی سے پڑھتے رہے۔

﴿پینتالیسویں حکایت﴾

مرحوم کا سایہ اور ایک اطلاع...

ایک عالم تحریر فرماتے ہیں: میری ایک بیٹی ہے جس کا نام... ہے ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کسی انتہائی پُر تاثیر دعا یا وظیفے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا ''زیارت عاشورہ'' اس نے ایک مرتبہ پھر پوچھا ''کتنی مرتبہ پڑھوں؟ دعائے علقمہ کا پڑھنا ضروری ہے؟ وضو واجب ہے؟ گوشۂ خلوت میں پڑھنا لازم ہے؟ اور کیا دعا یا زیارت عاشورہ پڑھتے وقت ایک ہی جگہ رہنا چاہیے؟'' میں نے کہا ''یہ تمام شرطیں حاجت کی اہمیت و عظمت پر منحصر ہیں۔ یعنی جتنی بڑی حاجت ہو اسی قدر شرائط کی رعایت بھی کامل تر ہونی چاہیے''

اس کے بعد میری بیٹی ایک کمرے میں تنہا زیارت عاشورہ پڑھنے میں مشغول ہوگئی اور ساتویں یا آٹھویں روز دوران زیارت اس کے مرحوم دادا کا سایہ اس کے سامنے نمودار ہوا۔ شروع میں تو وہ ڈر گئی مگر بتدریج اس کا خوف جاتا رہا اور بالآخر طبعی حالت میں لوٹ آئی۔ اس کے دادا نے کہا ''تمہاری دو حاجتیں ہیں اور دونوں پوری ہوں گی'' اور اس سے دونوں حاجتیں بھی بیان کردیں جبکہ اس کی حاجتیں دو نہیں

تھیں یعنی زیادہ تھیں۔

کچھ ہی عرصے بعد تمام مطالب اور حاجتیں زیارت عاشورہ کی برکت وعنایت سے پوری ہو گئیں۔

﴿چھیالیسویں حکایت﴾

آیت اللہ بہجت اور شیخ انصاریؒ

آیت اللہ بہجت (دامت تأییداتہ) فرماتے ہیں: بڑے بڑے فقہاء ہمیشہ حرم امیر المومنینؑ میں سو مرتبہ لعن اور سو مرتبہ سلام کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھا کرتے تھے اور مسلسل پڑھنے کی وجہ سے ان کے پڑھنے کی رفتار بھی نسبتاً تیز تر تھی لہذا پوری زیارت آدھے گھنٹے میں پڑھ لیا کرتے تھے یا کچھ منٹ زیادہ۔

اگر اُن کو کوئی زیارت عاشورہ پڑھتے دیکھ لے تو کہے گا کہ اس شخص کا علم اصول وفقہ سے کوئی تعلق نہیں جبکہ اگر ان کی علمی تحقیقات و نظریات کو جان لے تو کہے گا کہ یہ زیارت عاشورہ پڑھنے والوں میں سے نہیں ہیں۔

★..... تمام شُد .....★

حصہ دوم

فضیلت وثواب اعمالِ عاشورہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو زیارت عاشورہ کو پڑھو۔ اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے مشکل دور اور حاجت روا ہوگی۔

حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السلام

آپ نے علقمہ بن محمد کو ان کی فرمائش پر جب انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ فرزند رسولؐ اگر میں قبر امام حسینؑ کے قریب ہوں یا دور تو کیا پڑھا کروں اور کیسے زیارت کروں۔ تو آپ نے اعمال عاشورہ کی تعلیم دی اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند کریم تم کو اجر عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔

نوٹ:۔ اعمال عاشورہ اور زیارت عاشورہ روزِ عاشورہ کے علاوہ ہر روز پڑھنا باعث خیر وثواب ہے۔

اعمال عاشورہ کا طریقہ

اعمال عاشورہ کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے باوضو ہو کر اپنے بند جامہ کھول کر آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ کر ننگے پاؤں ننگے سر صحرا یا چھت پر جا کر رجوع قلب باچشم گریاں دن میں قبل از زوال آفتاب روضہ مقدسہ سید الشہد امام حسینؑ کی طرف رخ کر کے ان اعمال کو بجالائے۔

(۱) دو رکعت نماز (نماز فجر کی طرح)

نیت: ''دو رکعت نماز زیارت امام حسینؑ بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ''

(۲) زیارت عاشورہ

نیت: ''زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں قربتہ الی اللہ''

(۳) لعن سو مرتبہ

(۴) سلام سو مرتبہ

(۵) دعائے سجدہ ایک مرتبہ

(۶) سات مرتبہ انا للہ کا عمل

(۸) دعائے علقمہ

نوٹ: یاد رہے کہ اعمال عاشورہ کا یہ جامع طریقہ ہے۔ اگر چہ کہ اسے مختصر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور جہاں کہیں بھی جس حالت میں بھی اور جس حد تک بھی حتیٰ کہ صرف زیارت عاشورہ ایک یا سات مرتبہ لعن وسلام تک بھی مختصر کر کے اس ثواب سے بہرہ مند ہوا جا سکتا ہے۔

زیارتِ عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے ابوعبداللہ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولؐ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ

سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ اور سید المومنین کے فرزند!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے عالمین کی خواتین کی سردار فاطمہ زہراؑ کے فرزند!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ

سلام ہو آپ پر اے وہ شہید راہِ خدا، جس کے خون کا انتقام

وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ

پروردگار کے ذمہ ہے اور جو تمہارہ گیا تھا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ

سلام ہو آپ پر اور ان ارواح پر جنہوں نے آپ کے جوار میں قیام کیا ہے

عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعًا سَلَامُ اللهِ أَبَدًا

آپ سب پر ہمیشہ پروردگار کا سلام۔

مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

جب تک میں باقی رہوں اور شب و روز باقی رہیں

يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ

یا ابا عبداللہ! یہ حادثہ بڑا عظیم ہے

وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ

اور یہ مصیبت بڑی جلیل و عظیم ہے۔

عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

ہمارے لئے اور تمام اہل اسلام کیلئے

وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمَاوَاتِ

آپ کی یہ مصیبت جلیل و عظیم ہے آسمانوں میں

عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ

تمام آسمان والوں کے لئے

فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً

تو اللہ لعنت کرے اس قوم پر جس نے

اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ

آپ اہلبیتؑ پر ظلم وجور کی بنیاد ڈالی ہے۔

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ

اور اللہ لعنت کرے اس قوم پر جس نے آپ کو آپ کے مقام سے ہٹا دیا ہے

وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِىْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا

اور اس مرتبہ سے گرا دیا ہے جس پر خدا نے آپ کو رکھا تھا

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ

اور اللہ لعنت کرے اس امت پر جس نے آپ کو قتل کیا ہے۔

وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ

اور لعنت کرے اس قوم پر جس نے ان ظالموں کیلئے آپ سے جنگ کرنے کی زمین ہموار کی ہے

بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ

میں خدا اور آپ کی بارگاہ میں ان سب سے برائت کرتا ہوں

وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَائِهِمْ

اور ان کے پیروکاروں، چاہنے والوں اور اتباع کرنے والوں سے

يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

یا ابا عبداللہ! میں آپ سے صلح کرنے والوں کے لئے سراپا صلح

وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور آپ سے جنگ کرنے والوں کے لئے قیامت تک سراپا جنگ ہوں

وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَّآلَ مَرْوَانَ

اور اللہ لعنت کرے آل زیاد اور آل مروان پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ

اور لعنت کرے تمام پر اور لعنت کرے ابن مرجانہ (ابن زیاد) پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْرًا

اور لعنت کرے عمر بن سعد اور لعنت کرے شمر پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ

اور لعنت کرے اس قوم پر جس نے زین کسا اور لگام لگائی

وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ

اور نقاب پہنی آپ سے جنگ کرنے کے لئے۔

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ ، لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِیْ بِكَ

آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ کی مصیبت میرے لئے بہت عظیم ہے

فَاَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَکْرَمَ مَقَامَکَ

میں اس خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کے مقام کو محترم بنایا ہے

وَاَکْرَمَنِیْ بِکَ

اور آپ کی وجہ سے مجھے عزت دی ہے

اَنْ یَرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِکَ

کہ مجھے نصیب کرے آپ کے دشمنوں سے انتقام

مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ

اس امام کے ساتھ جس کی نصرت کا وعدہ کیا گیا ہے

مِنْ اَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

پیغمبر اسلامؐ کے اہلبیتؑ میں سے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ عِنْدَکَ وَجِیْھًا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

خدایا مجھے اپنی بارگاہ میں آبرومند قرار دیدے حسین علیہ السلام کے صدقہ میں

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دنیا اور آخرت میں

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ

یا ابا عبداللہ!

اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ

میں اللہ کی طرف، رسول اکرمؐ

وَاِلٰی اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِلٰی فَاطِمَۃَ وَاِلَی الْحَسَنِ وَاِلَیْکَ

اور امیر المومنین کی طرف جناب فاطمہؑ اور امام حسنؑ کی طرف اور آپ کی طرف تقرب چاہتا ہوں

بِمُوَالَاتِکَ وَبِالْبَرَاۗءَ ۃِ مِمَّنْ قَاتَلَکَ وَنَصَبَ لَکَ الْحَرْبَ

آپ کی محبت اور آپ کے قاتلوں اور دشمنوں سے برائت کے

وَبِالْبَرَاۗءَ ۃِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَیْکُمْ

ذریعہ اور ان سے بیزاری کے ذریعہ جنہوں نے آپ پر ظلم و جور کی بنیاد رکھی ہے

وَاَبْرَاُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِکَ

میں خدا اور رسولؐ کی بارگاہ میں بیزار ہوں ان تمام لوگوں سے جنہوں نے ظلم کی

وَبَنٰی عَلَیْہِ بُنْیَانَہٗ

بنیاد رکھی، یا اس کی عمارت تیار کی،

وَجَرٰی فِیْ ظُلْمِہٖ وَجَوْرِہٖ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَشْیَاعِکُمْ

اور آپ پر اور آپ کے چاہنے والوں پر ظلم و جور کا سلسلہ جاری رکھا۔

بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِنْہُمْ

میں خدا اور آپ کی بارگاہ میں اظہار برائت کرتا ہوں ان سب سے

وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ

اور خدا کی بارگاہ میں اور پھر آپ کی جناب میں تقرب چاہتا ہوں،

بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاتِ وَلِيِّكُمْ

آپ اور آپ کے دوستوں کی محبت کے ذریعہ

وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ

اور آپ کے دشمنوں اور آپ سے جنگ کرنے والوں سے بیزاری کے ذریعہ

وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ

اور پھر ان سب کے اتباع اور پیروکاروں سے بیزاری کے ذریعہ

اِنِّىْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ

میں سراپا صلح ہوں اس کے لئے جو آپ سے صلح رکھے

وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ

اور سراپا جنگ ہوں اس کے لئے جو آپ سے جنگ کرے

وَوَلِىٌّ لِّمَنْ وَّالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ

میں آپ کے دوستوں کا دوست اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں

فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِىْ اَكْرَمَنِىْ بِمَعْرِفَتِكُمْ

میری التماس اس معبود سے ہے جس نے آپ کی معرفت

وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَائِكُمْ

اور آپ کے دوستوں کی معرفت سے نوازا ہے

وَرَزَقَنِي الْبَرَاءَةَ مِنْ اَعْدَائِكُمْ

اور آپ کے دشمنوں سے برائت کی توفیق دی ہے

اَنْ يَّجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

کہ مجھے دنیا وآخرت میں آپ کے ساتھ قرار دے

وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

دنیا وآخرت میں آپ کی بارگاہ میں ثابت قدم رکھے

وَاَسْئَلُهُ اَنْ يُّبَلِّغَنِي الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ

اور میری دعا ہے کہ مجھے آپ حضرات کے مقام محمود تک پہنچا دے

وَاَنْ يَّرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي مَعَ اِمَامٍ هُدًى

اور مجھے نصیب کرے آپ کے خون کا انتقام اس امام ہادی کے ساتھ

ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ

جو آپ حضرات کے حق کا اعلان کرنے والا ہے

وَاَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ

اور میں پروردگار سے سوال کرتا ہوں آپ کے حق

وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ

اور اس کی بارگاہ میں آپ کی شان کا واسطہ دے کر

أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ

کہ مجھے اس مصیبت میں اس سے بہتر اجر عطا کرے

مَا يُعْطِي مُصَابًا بِمُصِيبَتِهِ مُصِيبَةً

جو کسی بھی صاحب مصیبت کو کسی مصیبت میں عطا کیا ہے

مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا

یہ مصیبت کس قدر عظیم ہے اور اس کا حادثہ کس قدر جلیل ہے

فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اسلام میں اور تمام آسمانوں اور زمین میں

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ

خدایا مجھے اس منزل پر ان لوگوں میں قرار دے جن تک تیری صلوٰت اور

وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ

رحمت اور مغفرت پہونچنے والی ہے۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

خدایا میری زندگی کو محمدؐ و آلِ محمدؐ کی زندگی،

وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اور میری موت کو محمدؐ و آل محمدؐ جیسی موت قرار دیدے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْاُمَيَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ

خدایا یہ وہ دن ہے جسے بنی امیہ اور جگر خوارہ کی اولاد نے روز برکت قرار دیا تھا

اَللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى

جن پر تو نے اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نے لعنت کی ہے

فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَّمَوْقِفٍ وَّقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ

ہر مقام۔ ہر منزل اور ہر موقف میں جہاں تیرے آخری رسول اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقوف کیا ہے

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ .... يَزِيْدَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ

خدایا ______ یزید بن معاویہ پر لعنت کر

عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ

اور ان سب پر تیری لعنت ہو ہمیشہ ہمیشہ

وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ آلُ زِيَادٍ وَّآلُ مَرْوَانَ

یہ وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان نے خوشی منائی کہ

بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حسین علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيْمَ

خدایا ان پر اپنی طرف سے لعنت اور دردناک عذاب کو دگنا چوگنا کر دے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا

خدایا میں تجھ سے آج کے دن۔ اس موقف میں

وَاَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ

اور تمام زندگی تقرب چاہتا ہوں ان سب سے بیزاری۔ لعنت

وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور رسولؐ و آلِ رسول کی محبت کے ذریعہ (ان تمام حضرات پر تیرا اسلام)

دشمنانِ اہلبیتؑ پر لعنت

(جس کی سو (۱۰۰) مرتبہ تکرار کرنا ہے۔)

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

خدایا لعنت کر پہلے ظالم پر جس نے محمدؐ و آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے

وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰى ذَالِكَ

اور آخری فرد پر جو ان کا اس راہ میں اتباع کرے

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ جَاهَدَتِ الْحُسَیْنَ

خدایا لعنت کر اس گروہ پر جس نے حسینؑ سے جنگ کی

وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ

اور ان کے قتل کے لئے ظالموں کا اتباع کیا اور ان کی بیعت کی

اَللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ جَمِیْعًا

خدایا ان سب پر لعنت نازل فرما۔

شہدائے کربلا پر سلام (سو مرتبہ)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر یا ابا عبداللہ!

وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ

اوران ارواح طیبہ پر جو آپ کے ساتھ مقیم ہیں

عَلَيْكَ مِنِّىْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ

میری طرف سے آپ پر اللہ کا سلام جب تک میں زندہ رہوں

وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اور جب تک دن رات باقی رہیں۔

وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّىْ لِزِيَارَتِكُمْ

اللہ اس زیارت کو آپ کی بارگاہ میں آخری حاضری نہ قرار دے

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ

سلام ہو حسینؑ پر اور علیؑ ابن حسینؑ پر

وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

اور اولادِ حسینؑ اور اصحاب حسینؑ پر۔

دُعائے سجدہ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ

خدایا تیرے لئے حمد ہے

حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ عَلٰی مُصَابِھِمْ

وہ حمد جو شکر گذار بندے مصائب میں کیا کرتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِی

شکر ہے پروردگار کا اس مصیبت پر بھی

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ

خدایا مجھے حسینؑ کی شفاعت نصیب کر جب تیری بارگاہ میں حاضر ہوں

وَثَبِّتْ لِی قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ

اور مجھے اپنی بارگاہ میں ثبات قدم عنایت فرما

مَعَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَیْنِ

امام حسینؑ اور ان کے ان اصحاب کے ساتھ

اَلَّذِیْنَ بَذَلُوْا مُھَجَھُمْ

جنہوں نے اپنی جانیں قربان کردیں

دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حسین علیہ السلام کے حضور میں

یہ کلمات دُہراتے ہوتے سات مرتبہ آگے بڑھے۔
اور پھر پیچھے آئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم اللہ کے لئے ہیں اور اس کے بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں

رضا بقضائہ وتسلیما لامرہ

اس کے فیصلہ پر راضی ہیں اور اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں

دُعائے علقمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے آغاز کرتا ہوں

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ، یَا مُجِیۡبَ دَعۡوَۃِ الۡمُضۡطَرِّیۡنَ

اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے مضطرب افراد کی آواز سننے والے

یَا کَاشِفَ کُرَبِ الۡمَکۡرُوۡبِیۡنَ

اے پریشان حالوں کی پریشانیاں دور کرنے والے

یَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ، یَا صَرِیۡخَ الۡمُسۡتَصۡرِخِیۡنَ

اے فریادیوں کی فریاد رس، اے نالہ وزاری کرنے والوں پر رحم کرنیوالے

وَیَا مَنۡ ھُوَ اَقۡرَبُ اِلَیَّ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ

اے وہ خدا جو مجھ سے رگِ گردن سے زیادہ قریب ہے

وَیَا مَنۡ یَحُوۡلُ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِہٖ

اے وہ خدا جو انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

وَیَا مَنۡ ھُوَ بِالۡمَنۡظَرِ الۡاَعۡلٰی وَبِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ

اے وہ خدا جو بلند ترین منظر اور نمایاں ترین بلندی پر ہے

وَيَامَنْ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

اے وہ رحمٰن ورحیم جو عرش پر اقتدار رکھتا ہے

وَيَامَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ

اے وہ خدا جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے رازوں سے باخبر ہے

وَيَامَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ

اے وہ خدا جس پر کوئی شے مخفی نہیں ہے

يَامَنْ لَاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ

اے وہ خدا جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتی ہیں

وَيَامَنْ لَاتُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ

اور مختلف حاجتیں غلطی کا شکار نہیں بناتی ہیں

وَيَامَنْ لَّا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ

اے وہ خدا جسے اصرار کرنے والوں کا اصرار ختہ حال نہیں کرسکتا ہے

يَامُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَّيَاجَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ

اے ہر گذر جانے کو پالینے والے اور ہر پراگندہ کو جمع کردینے والے

وَيَابَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اے موت کے بعد نفوس کو دوبارہ زندگی دینے والے

يَامَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ،

اے وہ خدا جو ہر روز ایک نئی شان رکھتا ہے

يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ

اور اے حاجتوں کے پورا کرنے والے

يَامُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ ، يَامُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ

اے رنج وغم کے دور کرنے والے۔ مطالبات کے عطا کرنے والے

يَاوَلِيَّ الرَّغَبَاتِ ، يَاكَافِيَ الْمُهِمَّاتِ ،

اے رغبتوں کے پورا کرنے والے۔ اے مشکلات میں کافی ہوجانے والے

يَامَنْ يَّكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْئٍ

اے ہر شے سے کافی ہوجانے والے

وَّلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْئٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

جس سے زمین وآسمان کی کوئی شے بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

میرا تجھ سے سوال ہے حضرت محمدؐ خاتم النبیینؐ

وَعَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ

علیؑ امیر المومنین۔ فاطمہؑ بنت رسول اکرمؐ

وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ

اور حسنؑ و حسینؑ کے حق کے واسطے

فَاِنِّیْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا

کہ میں اس وقت انھیں کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں

وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ

انھیں کو وسیلہ اور شفیع قرار دیتا ہوں

وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ

اور انھیں کے حق کے واسطے سوال کرتا ہوں

وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ وَبِالشَّأْنِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَكَ

اور تجھے قسم دیتا ہوں ان کے حق اور ان کے مرتبہ کی جو تیرے نزدیک ہے۔

وَبِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَكَ

اور اس قدر و منزلت کی جو تیری بارگاہ میں ہے

وَبِالَّذِیْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ

اور جس کے ذریعہ تو نے انہیں عالمین سے افضل قرار دیا ہے

وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ

اور تیرے اس اسم اعظم کے واسطے جو تو نے ان کے پاس رکھا ہے

وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِيْنَ

اور جس سے تمام عالمین میں انھیں مخصوص کیا ہے۔

وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ

اور اسی سے انھیں اور ان کے فضل کو

حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ جَمِيْعًا

عالمین سے جداگانہ بنایا ہے

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

میرا سوال یہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما

وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ

اور میرے غم و ہم و رنج کو دور فرما

وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ

میرے اہم امور میں کافی ہو جا۔ میرے قرض کو ادا کر دے

وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَاقَةِ

مجھے فقر سے پناہ اور فاقہ سے نجات عنایت فرما

وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْاَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ

اور مجھے مخلوقات سے سوال کرنے سے بے نیاز بنا دے

وَتَكْفِيْنِي هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهُ

اور میرے لئے ہر اس شے کے خیال سے کافی ہو جا جس کا خیال خوفناک ہے

وَعُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهُ

اور جس کی تنگی سے میں خوف زدہ ہوں

وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهُ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهُ

اور جس کے رنج سے رنجیدہ اور شر سے پریشان ہوں

وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهُ

اور جس کے مکر سے ترساں اور ظلم سے ہراساں ہوں

وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهُ

اور جس کے جور سے ڈرتا ہوں یا سلطنت و اختیار سے خوفزدہ ہوں

وَكَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ

اور جس کے کید سے پریشان ہوں یا قدرت و طاقت سے ڈر رہا ہوں

وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ

مجھ سے تمام مکاروں کے مکر اور حیلہ سازوں کے فریب کو پلٹا دے

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِي فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ

خدایا جو میرا برا چاہے اسے تو بدل دینا اور جو مجھ سے مکاری کرے اسے تو سزا دینا

وَاصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهٗ وَمَکْرَهٗ وَبَأْسَهٗ وَاَمَانِیَّهٗ

مجھ سے اس کے کید و مکر و شر اور اس کی آرزوؤں کو رد کر دینا

وَامْنَعْهُ عَنِّیْ کَیْفَ شِئْتَ وَاَنّٰی شِئْتَ

اور اسے میری طرف سے روک دینا جیسے تو چاہے اور جس طرح چاہے

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّیْ بِفَقْرٍ لَّا تَجْبُرُهٗ

خدایا میری طرف سے اسے فقر میں مبتلا کر دے۔ جس کا علاج نہ ہو

وَبِبَلَآءٍ لَّا تَسْتُرُهٗ

اور ایسی بلاء میں۔ جس کو چھپایا نہ جا سکے۔

وَبِفَاقَةٍ لَّا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ

اور ایسے فاقہ میں۔ جس کا مداوا نہ ہو، اور ایسی بیماری میں جس کی

لَّا تُعَافِیْهِ وَذُلٍّ لَّا تُعِزُّهٗ

صحت نہ ہو، اور ایسی ذلت میں۔ جس کی عزت نہ ہو

وَبِمَسْکَنَةٍ لَّا تَجْبُرُهَا

اور ایسی مسکنت میں۔ جس کا تدارک نہ ہو سکے

اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَیْنَیْهِ

خدایا اس کے نشانہ کو ذلت کا شکار بنا دے

وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ

اور اس کے گھر میں فقر و فاقہ اور اس کے بدن میں بیماری و آزاری کو داخل کر دے

حَتّٰى تَشْغَلَهٗ عَنِّيْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهٗ

تا کہ اسے اس طرح مشغول کر دے کہ میرے لئے اسے فرصت ہی نہ ملے

وَاَنْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَا اَنْسَيْتَهٗ ذِكْرَكَ

اور اس کے ذہن سے میرا خیال نکال دے جس طرح تیرا خیال نکل گیا ہے

وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ

اور میری طرف سے اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں،

وَقَلْبِهٖ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ

دل اور تمام اعضاء و جوارح کو اپنی گرفت میں لے لے

وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهٖ

اور ان سب کو بیماریوں کا شکار بنا دے اور اس وقت تک شفا نہ دینا

حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ

جب تک کوئی ایسا مشغلہ نہ نکل آئے جو میری طرف سے اور میری یاد سے غافل نہ کر دے

وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ

تو میرے لئے کافی ہو جائے اس امر کے لئے کافی جس کے لئے

مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ

تیرے علاوہ کوئی کفایت کرنے والا نہیں ہے

فَاِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ

تو کافی ہے اور تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں ہے

وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ

تو رنج وغم کا دور کرنے والا ہے اور تیرے علاوہ ایسا کوئی نہیں ہے

وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ

تو فریادرس ہے تیرے علاوہ فریادرس نہیں

خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ

اور تو پناہ گاہ ہے جس کے علاوہ پناہ گاہ نہیں

وَمُغِيثُهُ سِوَاكَ

وہ ناکام ہو گیا جس کا ہمسایہ تیرے علاوہ کوئی ہو

وَجَارُهُ لَا جَارَ سِوَاكَ

یا جس کا فریاد رس تیرے سوا کوئی ہو

وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِوَاكَ

یا جس کی فریاد اور جس کا فرار تیرے علاوہ کسی اور کی طرف ہو

وَمَلْجَؤُهُ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ

یا جس کا ملجا و ماویٰ تیرے علاوہ کوئی اور ہو

فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَآئِيْ وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ

تو میرا بھروسہ، میری امید، میری پناہ گاہ،

وَمَلْجَاِيْ وَمَنْجَايَ

میرا ملجا و ماویٰ، میری منزل نجات ہے۔

فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

تجھ سے کامیابی اور کامرانی کا سوال ہے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وسیلہ سے

اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ

تیری طرف توجہ و توسل اور شفاعت ہے۔

فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

میرا سوال تجھ ہی سے ہے اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے اللہ

فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

حمد صرف تیرے لئے اور شکر صرف تیرے لئے ہے۔

وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

تجھ سے ہی شکوہ ہے اور تیری ہی مدد چاہیے۔

فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

میرا سوال تجھ ہی سے ہے اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے اللہ

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما

وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا

اور میرے ہم و غم اور رنج و کرب کو اس وقت اسی طرح دور کردے

كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ وَكَرْبَهٗ

جس طرح تو نے اپنے پیغمبرؐ سے ہم و غم اور رنج و کرب کو دور فرمایا ہے

وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ

اور ان کے لئے دشمنوں کے خوف سے کافی ہوگیا ہے

فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ

اب مجھ سے بھی ہر رنج و غم کو دور کردے

وَفَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهٗ

اور کشائش حال عطا فرما اور میرے لئے کافی ہوجا

وَاصْرِفْ عَنِّیْ هَوْلَ مَآ اَخَافُ هَوْلَهٗ

اور جس چیز کے ہول سے خوفزدہ ہوں اسے مجھ سے موڑ دے

وَمَؤُنَةَ مَآ اَخَافُ مَؤُنَتَهٗ وَهَمَّ مَآ اَخَافُ هَمَّهٗ

اور جس کی تکلیف سے میں خوفزدہ ہوں اور جس کے خیال سے میں پریشان ہوں

بِلَا مَؤُنَةٍ عَلٰی نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ

بغیر اس کے کہ میرے نفس پر اس کا کوئی بوجھ پڑے

وَاصْرِفْنِیْ بِقَضَآءِ حَوَآئِجِیْ

اور مجھے اس طرح واپس کرنا کہ میری حاجتیں پوری ہو جائیں

وَكِفَايَتِیْ مَآ اَهَمَّنِیْ هَمَّهٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِیْ وَدُنْيَایَ

اور دنیا و آخرت کی ہر پریشانی دور ہو جائے

يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

یا امیر المومنین اور یا عبد اللہ

عَلَيْكُمَا مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ

آپ دونوں پر سلام خدا۔ ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں

وَبَقِیَ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اور لیل و نہار باقی رہیں

وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا

اللہ اس حاضری کو آخری نہ قرار دے

وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمَا

اور ہمارے آپ کے درمیان جدائی پیدا نہ کرے

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي حَيَاةَ مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَاَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ

خدایا، مجھے محمدؐ و آل ؑ محمدؐ جیسی موت وحیات عنایت فرما

وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ

انہی کے راستہ پر دنیا سے اٹھانا اور انہی کے زمرہ میں محشور کرنا

وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا

میرے اور ان کے درمیان دنیا و آخرت میں پلک جھپکنے بھر کی جدائی

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

بھی نہ ہونے پائے۔

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

یا امیر المومنینؑ اور اے! ابو عبداللہ

اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّ مُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَ رَبِّكُمَا

میں آپ دونوں کا زائر اور آپ کو پروردگار کی بارگاہ میں وسیلہ قرار دینے والا

وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا

اور آپ کے وسیلہ سے توجہ کرنے والا اور آپ کو شفیع قرار دینے والا ہوں

اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ

اپنی اس حاجت میں جو زیر نظر ہے

فَاشْفَعَا لِي فَاِنَّ لَكُمَا

لہٰذا آپ دونوں حضرات میری سفارش کر دیں کہ آپ کے لئے

عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ مقام ہے

وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ

اور نمایاں مرتبہ ہے اور بلند ترین منزل اور وسیلہ ہے

اِنِّي اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا

میں آپ کی بارگاہ سے امید کیساتھ جارہا ہوں کہ میری حاجت پوری ہو جائے گی

وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ

اور مجھے کامیابی حاصل ہو جائے گی

بِشَفَاعَتِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِي ذَالِكَ

پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کے ذریعہ

فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ

لہٰذا اب میں مایوس نہ ہونے پاؤں اور میری واپسی

مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا

مایوسی، ناکامی اور خسارہ کے ساتھ نہ ہونے پائے

بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَّاجِحًا مُّفْلِحًا مُّنْجِحًا

بلکہ میری واپسی کامیاب، کامران، مفید،

مُّسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ وَتَشْفَعَا لِيْ اِلَى اللّٰهِ

تمام حاجتوں کی تکمیل کیساتھ ہو۔ آپ دونوں حضرات میرے شفیع بن جائیں

اِنْقَلَبْتُ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ

میں مشیت الٰہی کے سہارے واپس ہو رہا ہوں

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس کے علاوہ کسی کے پاس نہ طاقت ہے اور نہ قوت۔

مُفَوِّضًا اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِئًا ظَهْرِيْ اِلَى اللّٰهِ

میں اپنے معاملات کو خدا کے حوالے کر رہا ہوں اور اسی کو پشت پناہ قرار دے رہا

مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ

ہوں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور کہتا ہوں کہ

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی

وہی میرے لئے کافی اور وافی ہے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا، لَیْسَ لِی وَرَآءَ اللّٰہِ

ہر دعا کرنے والے کی آواز سن لیتا ہے۔ میرے لئے اس کے علاوہ

وَوَرَآءَکُمْ یَا سَادَتِی مُنْتَھٰی

اور آپ حضرات کے علاوہ کوئی مرکز نہیں ہے۔

مَاشَآءَ رَبِّیْ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ

جو میرے خدا نے چاہا وہ ہو گیا جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہو سکا

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کوئی طاقت وقوت اس کے علاوہ نہیں ہے

اَسْتَوْدِعُکُمَا اللّٰہَ

میں آپ دونوں حضرات کو اسی کے سپرد کرتا ہوں

وَلَاجَعَلَہُ اللّٰہُ آخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اِلَیْکُمَا

خدا اس زیارت کو آخری نہ قرار دے

اِنْصَرَفْتُ یَاسَیِّدِیْ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَوْلَایَ

میرے مولا امیر المومنینؑ

وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ

اور حضرت ابا عبداللہ اے میرے سردار میں واپس ہو رہا ہوں۔

وَسَلَامِيْ عَلَيْكُمَا

اور میرا سلام آپ دونوں حضرات پر

مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

برقرار رہے جب تک لیل و نہار کا سلسلہ قائم رہے

وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا

اور یہ سلام آپ حضرات تک پہونچتا رہے

غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اس راہ میں کوئی شے حائل اور حاجب نہ بننے پائے۔ انشاءاللہ

وَاَسْئَلُهٗ بِحَقِّكُمَا

میرا سوال پروردگار سے آپ دونوں کے حق کے وسیلہ سے یہ ہے

اَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ

کہ وہ اپنی مشیت سے یہ کام کردے

فَاِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

کہ وہ حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے

اِنْقَلَبْتُ یَا سَیِّدِی عَنْکُمَا

آپ حضرات کے پاس سے واپس جا رہا ہوں

تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰہِ شَاکِرًا

تائب بن کر، حمد خدا کرتے ہوئے۔ شکر پروردگار کے ساتھ۔

رَاجِیًا لِلْاِجَابَةِ غَیْرَ آیِسٍ وَّلَا قَانِطٍ

قبولیت کا امیدوار بن کر۔ مایوس ہو کر نہیں

آئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا اِلٰی زِیَارَتِکُمَا

میں انشاء اللہ پھر آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوں گا

غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا

میں آپ سے کنارہ کش نہیں ہوں

وَلَا مِنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

اور نہ آپ کی زیارت سے بلکہ انشاء اللہ آؤں گا اور پلٹ کر پھر آؤں گا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کوئی طاقت وقوت اللہ کے علاوہ نہیں ہے

یَا سَادَتِی رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی زِیَارَتِکُمَا

اے میر سردارو! میں آپ کی طرف اور آپ کی زیارت کی طرف رغبت رکھتا ہوں

بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيْكُمَا وَفِي زِيَارَتِكُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا

جب کہ ساری دنیا آپ سے اور آپ کی زیارت سے کنارہ کش ہوگئی ہے

فَلَا خَيَّبَنِيَ اللهُ مَا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ

اللہ ہماری امیدوں کو ناامید نہ کرے اور جو کچھ آپ کی زیارت سے آس

فِي زِيَارَتِكُمَا اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ

باندھی ہے اسے بے آس نہ کرے کہ وہ قریب بھی ہے اور قبول کرنیوالا بھی ہے۔

روزِ عاشورہ کی زیارتِ تعزیت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے آدم صفی اللہ کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے نوح نبی خدا کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے ابراہیم خلیل اللہ کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کلیم اللہ کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے عیسیٰ روح اللہ کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے محمدؐ حبیب خدا کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے علیؑ امیر المومنین ولی اللہ کے وارث

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِیْدِ

سلام ہو آپ پر اے حسنؑ شہید کے وارث

سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

جو نواسہ پیغمبرؐ تھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ

سلام ہو آپ پر اے بشیر و نذیر کے فرزند

وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ

سلام ہو آپ پر اے اوصیاء کے سردار کے فرزند

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ

سلام ہو آپ پر اے خواتین عالم کی سردار حضرت فاطمہ زہراؑ کے فرزند

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے اباعبداللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِیَرَتِهٖ

سلام ہو آپ پر اے منتخب پروردگار اور فرزند منتخب پروردگار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ

سلام ہو آپ پر جس کے خون اور اس۔کے پدر بزرگوار کے خون کا انتقام خدا لینے والا ہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ

سلام ہو آپ پر اے وہ تنہا جس کے ساتھ کوئی نہ رہ گیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِيُ الزَّكِيُّ

سلام ہو آپ پر اے امام ہادی۔ پاکیزہ خصال

وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ

اور ان ارواح پر جو آپ کے ہمراہ ہیں اور آپ کے جوار میں مقیم ہیں

وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ

اور آپ کے زوّار کے ساتھ حاضر ہوتی ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

سلام ہو آپ پر میری طرف سے جب تک باقی رہوں اور لیل ونہار باقی رہیں

فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ

آپ کا حادثہ بہت عظیم اور آپ کی مصیبت بہت جلیل ہے

فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ اَجْمَعِيْنَ

تمام مسلمین ومومنین اور تمام اہل آسمان کے لئے

وَفِیْ سُکَّانِ الْاَرَضِیْنَ

اور تمام اہل زمین کے لئے

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں جانے والے ہیں

وَصَلَوَاتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَتَحِیَّاتُہٗ عَلَیْکَ

اللہ کی طرف سے صلوات، برکات تحیات آپ کے لئے

وَعَلٰی آبَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ

اور آپ کے آباء طیبین وطاہرین کے لئے

وَعَلٰی ذَرَارِیْهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِیِّیْنَ

اور ان کی ہدایت یافتہ اور راہنما ذریت کے لئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ وَعَلَیْهِمْ

سلام ہو آپ پر اے میرے مولا اور ان تمام حضرات پر

وَعَلٰی رُوْحِکَ وَعَلٰی اَرْوَاحِهِمْ

آپ کی روح پر اور ان سب کی ارواح طیبہ پر

وَعَلٰی تُرْبَتِکَ وَعَلٰی تُرْبَتِهِمْ

آپ کی خاک پاک پر اور ان سب کی تربت پاکیزہ پر

اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَّرِضْوَاناً وَّرَوْحاً وَّرَيْحَاناً

خدایا ان سب کو رحمت، رضوان، راحت، سکون عنایت فرما

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے میرے مولا ابا عبد اللہ

يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَيَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ

اے خاتم النبین اور سید الوصیین کے فرزند

وَيَابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

اور اے سیدہ نساء عالمین کے لال

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَابْنَ الشَّهِيْدِ

سلام ہو آپ پر اے شہید، ابن شہید

يَا اَخَ الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ

برادر شہید اور پدر شہداء کرام

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ

خدایا ان تک پہونچادے اسی ساعت، آج ہی کے دن

وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَاماً

اسی وقت اور ہر وقت میری طرف سے تحیت اور سلام کثیر

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَكَاتُهُ

اللہ کا سلام آپ پر اور اس کی رحمت و برکات

یَابْنَ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَ عَلَی الْمُسْتَشْهَدِیْنَ مَعَكَ

اے عالمین کے سردار کے فرزند اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں پر

سَلَامًا مُتَّصِلًا مَّا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ

وہ سلام جس کا سلسلہ لیل و نہار کے ساتھ قائم رہے

اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الشَّهِیْدِ

میرا سلام حسینؑ بن علیؑ شہید پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ

میرا سلام علیؑ بن الحسینؑ شہید پر

اَلسَّلَامُ عَلَی الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الشَّهِیْدِ

میرا سلام عباسؑ بن امیر المومنین شہید پر

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

میرا سلام اولاد امیر المومنین کے شہداء پر

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ

میرا سلام اولاد امام حسنؑ کے شہداء پر

اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ

میرا سلام اولاد امام حسینؑ کے شہداء پر

اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَّ عَقِيْلٍ

میرا سلام اولاد جعفر و عقیل کے شہداء پر

اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَّعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

میرا سلام تمام صاحب ایمان شہداء پر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما

وَبَلِّغْهُمْ عَنِّىْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا

اور ان تک میری تحیت اور میرا سلام پہونچا دے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے رسول اکرمؐ

اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِىْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ

اللہ آپ کو بہترین صبر عنایت کرے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ

سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہراؑ

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَآءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ

اللہ آپ کو بہترین صبر عطا کرے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

سلام ہو آپ پر یا امیر المومنینؑ

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَآءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ

اللہ آپ کو بہترین صبر عنایت کرے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنِ

سلام ہو آپ پر اے ابو محمد۔ حسنؑ

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَآءَ فِیْ اَخِیْکَ الْحُسَیْنِ

اللہ آپ کو بہترین صبر عطا کرے آپ کے بھائی حسینؑ کے غم میں

یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَنَا ضَیْفُ اللّٰہِ وَضَیْفُکَ

اے میرے مولا، اے ابا عبداللہ۔ میں آپ کا اور آپ کے پروردگار کا مہمان ہوں

وَجَارُ اللّٰہِ وَجَارُکَ

آپ کے اور اس کے جوار رحمت میں ہوں

وَلِکُلِّ ضَیْفٍ وَّجَارٍ قِرًی

اور ہر مہمان اور ہمسایہ کا ایک حق ضیافت ہوتا ہے

وَقِرَایَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ

میری ضیافت اس وقت صرف یہ ہے کہ

اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

آپ پروردگار سے یہ سوال کریں کہ

اَنْ يَّرْزُقَنِیْ فَكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

وہ مجھے میری گردن کو آتش جہنم سے رہائی عنایت فرمائے

اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

کہ وہ دعاؤں کا سننے والا

قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ

قریب اور مجیب ہے۔

دُعائے امام حسینؑ (روزِ عاشورہ)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ فِیْ کُلِّ کَرْبٍ

خدایا تو ہر رنج میں میرا سہارا

وَرَجَائِیْ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ

اور ہر شدت میں میری امید ہے

وَاَنْتَ لِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ نَزَلَ بِیْ ثِقَۃٌ وَّعُدَّۃٌ

میں ہر نازل ہونے والی مصیبت میں تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں

کَمْ مِنْ ھَمٍّ یَضْعُفُ فِیْہِ الْفُؤَادُ

کتنے رنج وغم ایسے ہیں جن کے تحمل سے دل عاجز ہوتے ہیں

وَتَقِلُّ فِیْہِ الْحِیْلَۃُ

اور راہ تدبیر مسدود ہوتی ہے

وَیَخْذِلُ فِیْہِ الصَّدِیْقُ

اور دوست ساتھ چھوڑ دیتے ہیں

وَیَشْمَتُ فِیْہِ الْعَدُوُّ

اور دشمن طعنے دیتے ہیں

أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ

لیکن جب میں نے تیرے حوالہ کردیا اور تجھ سے فریاد کی

رَغْبَةً مِنِّي إِلَيْكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اور سب کو چھوڑ کر تیری طرف توجہ کی

فَكَشَفْتَهُ وَفَرَّجْتَهُ

تو تو نے اس رنج کو دور کردیا اور اس مصیبت کو دفع کردیا

فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَمُنْتَهٰى كُلِّ رَغْبَةٍ

کہ تو ہر نعمت کا ولی اور ہر رغبت کی آخری منزل ہے

قاری
پبلیکیشنز
کراچی، پاکستان

قاری پبلیکیشنز

کراچی، پاکستان

اسلام کے انقلابی افکار اور حقیقی معارف کے لئے

جامعۃ الاطہر پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان

فخریہ پیشکش

غیبت	آیت اللہ امام خمینیؒ
نماز شب	آیت اللہ ملکی تبریزی
پردہ کیوں	محمد محمدی اشتہاردی
درس قرآن	آیت اللہ امام خمینیؒ
ولایت فقیہ	آیت اللہ جوادی آملی
تربیت اولاد	مولانا جان علی شاہ کاظمی
اسلام کے محافظ	آیت اللہ حسین مظاہری
نماز کی گہرائیاں	آیت اللہ سید علی خامنہ ای
درخشاں چہرے	رضا مختاریان
تنزیل القرآن	آغا علی سرور
کامیابی کے راز	مولانا جان علی شاہ کاظمی
طالب علم اور طالب حق	از کتب ہائی مختلف
کیا آپ کا عقیدہ صحیح ہے؟	آیت اللہ مصباح یزدی
رب العالمین دعا اور انسان	محمد علی سید
امام مہدیؑ اور علمائے اہلسنت	مدرسین جامعۃ الاطہر
حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری	محمد محمدی اشتہاردیؒ
والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داریاں	رضا فرہادیان

زیر طبع

انسان اور جاہلیت	موسسہ البلاغ
مسلمان تاجر	حسن دھنوی
اخلاق حسنہ	ملا فیض کاشانی
محبت الٰہی	مولانا جان علی شاہ کاظمی